کنزالمدارس بورڈ کے طرز پر

بلاغت

سوالا جوابا

محمد علی صدیقی عطاری بن ارشاد احمد صدیقی
طالب علم : جامعۃ المدینۃ فیضان ضیائے مدینہ

اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ ہ
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ہ
اِنَّا شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرَ ہ
سورۃ الکوثر پارہ ۳۰

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین و علی الک واصحابک یا نور اللہ

فہرست

مقدمہ فی الفصاحۃ والبلاغۃ

مختصر سوالات -- ۰۱

طویل سوالات -- ۰۲

علم المعانی

مختصر سوالات -- ۰۴

الباب الاول

مختصر سوالات -- ۰۴

الکلام علی الخبر

مختصر سوالات -- ۰۵

طویل سوالات -- ۰۶

اکلام علی الانشاء

مختصر سوالات -- ۰۷

طویل سوالات -- ۰۹

الباب الثانی

طویل سوالات -- ۱۲

الباب الثالث

طویل سوالات -- ۱۳

الباب الرابع

مختصر سوالات -- ۱۴

طویل سوالات -- ۱۷

الباب الخامس

مختصر سوالات -- ۱۸

طویل سوالات -- ۱۹

الباب السادس

مختصر سوالات -- ۲۱

طویل سوالات -- ۲۱

الباب السابع

مختصر سوالات -- ۲۲

طویل سوالات -- ۲۲

الباب الثامن

مختصر سوالات -- ۲۴

اقسام الایجاز

مختصر سوالات -- ۲۶

طویل سوالات -- ۲۶

اقسام الاطناب

مختصر سوالات -- ۲۶

طویل سوالات -- ۲۷

خاتمہ الاول

مختصر سوالات -- ۲۸

طویل سوالات -- ۲۸

علم البیان

مختصر سوالات -- ۳۲

التشبیہ

مختصر سوالات -- ۲۳

ارکان التشبیہ

مختصر سوالات -- ۲۳

بلاغت سوالا جوابا

اقسام التشبیہ

مختصر سوالات -- ۳۳

طویل سوالات -- ۳۴

اغراض التشبیہ

مختصر سوالات -- ۳۵

طویل سوالات -- ۳۵

المجاز

مختصر سوالات -- ۳۶

الاستعارہ

مختصر سوالات -- ۳۶

مجاز المرسل

مختصر سوالات -- ۳۷

طویل سوالات -- ۳۸

مجاز المرکب

مختصر سوالات -- ۳۹

مجاز العقلی

مختصر سوالات -- ۳۹

الکنایہ

مختصر سوالات -- ۴۰

طویل سوالات -- ۴۰

علم البدیع

مختصر سوالات -- ۴۲

محسنات المعنویہ

مختصر سوالات -- ۴۲

طویل سوالات -- ۴۵

محسنات اللفظیہ

مختصر سوالات -- ۴۷

طویل سوالات -- ۴۸

خاتمہ الثانی

مختصر سوالات -- ۵۲

طویل سوالات -- ۵۳

بلاغت
سوالا جوابا

مقدمہ فی الفصاحۃ و البلاغۃ

مختصر سوالات

۱) فصاحت کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کریں؟

ج) **لغوی تعریف :** اس سے مراد بیان اور ظہور کی خبر دینا ہے

* **اصطلاحی تعریف :** فصاحت اصطلاح میں کلمہ اور کلام اور متکلم کے لیے وصف واقع ہوتا ہے۔

۲) فصاحت کلمہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) کلمہ کا تنافر الحروف اور مخالفۃ القیاس اور غرابت سے سلامت ہونا فصاحت کلمہ کہلاتا ہے۔

۳) تنافر الحروف کی تعریف بمع مثال بیان کریں؟

ج) یہ کلمے میں ایسا وصف ہے جو ثقل (بھاری پن) کو اور تلفظ کی دشواری واجب کرتا ہے۔

۴) مخالفۃ القیاس کی تعریف بمع مثال بیان کریں؟

ج) کلمہ کا صرفی قانون پر جاری نہ ہونا۔

فَاِنْ یَّکُ بُعْضُ النَّاسِ سَیْفًالِدِوْلَۃٍ فَفِی النَّاسِ **بُوْقَاتٌ** لَھَا وَ طَبُوْلٌ	اس میں لفظ بُوْقٌ صرفی قانون کے تحت اس کی جمع قلّت اَبْوَاقٌ آنی چاہیے تھی لیکن یہ اس کے مخالف آئی۔
اِنَّ بَنِیَّ لَلِئَــامٌ زَھَدَۃٌ مَا لِیْ فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِنْ **مَوْدَدَۃٍ**	اس میں لفظ **مَوْدَدَۃٍ** صرفی قانون کے تحت اس میں ادغام کے قاعدے کے تحت مَوَدَّۃٌ آنی چاہیے تھی لیکن یہ اس کے مخالف آئی ہے۔

۵) غرابت کی تعریف بمع مثال بیان کریں؟

ج) کلمے کا غیر ظاھری معنی میں ہونا۔

تَکَأْ کَأْ	اَجْتَمَعَ
اِفْرَنْقَعَ	اَنْصَرَفَ
اِطْلَخَمَّ	اَشْتَدَّ

۶) فصاحت کلام کی تعریف بیان کریں؟

ج) کلمہ کا تنافر الکلمات، ضعف التالیف، اور تعقید سے سلامت ہونا ہے۔

۷) تنافر الکلمات کی تعریف بمع مثال بیان کریں؟

ج) یہ کلام میں ایسا وصف ہے جو ثقل (بھاری پن) کو اور تلفظ کی دشواری واجب کرتا ہے۔

فِیْ رَفْعِ عَرْشِ الشَّرْعِ مِثْلُکَ یَشْرَعُ	وَ لَیْسَ قُرْبَ قَبْرٍ حَرْبٍ قَبْرُ

۸) ضعف التالیف کی تعریف بمع مثال بیان کریں؟

ج) کلام کا نحوی مشہور قانون پر جاری نہ ہونا۔

جزا **بنوہ** ابا الغیلان عن کبر و حسن فعل کما یجزی سنمار	اس میں **بنوہ** کی ہ ضمیر ابا الغیلان (جو کہ اس کا مرجع ہے) اس سے لفظا اور رتبۃً پہلے ذکر کر دی جو کہ نحوی مشہور قاعدے کے خلاف ہے۔

۹) فصاحت متکلم کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ ایک ایسا ملکہ ہے جس سے متکلم مقصود کو کسی بھی غرض میں فصیح کلام کے ساتھ ادا کرنے پر قادر ہو۔

۱۰) بلاغت کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

ج) **<u>لغوی تعریف</u>:** بلاغت کا لغوی معنی وصول اور انتہاء کے ہیں۔

* **<u>اصطلاحی تعریف</u>:** بلاغت اصطلاح میں کلام اور متکلم کے لیے وصف واقع ہوتا ہے۔

۱۱) بلاغت متکلم کی تعریف بیان کریں؟

ج)۔ یہ ایک ایسا ملکہ ہے جس سے متکلم مقصود کو کسی بھی غرض میں بلیغ کلام کے ساتھ ادا کرنے پر قادر ہو۔

طویل سوالات

۱) تعقید کی تعریف واقسام وضاحت کے ساتھ بیان کریں؟

ج) **<u>تعریف</u>:** اس سے مراد کلام کا معنی مرادی پر دلالت کرنے میں پوشیدہ ہونا۔

<u>اقسام</u>:

اس کی دو اقسام ہیں　　تعقید لفظی　　تعقید معنوی

تعقید لفظی: وہ تعقید جس میں خفاء (پوشیدگی) لفظ کے اعتبار سے تقدیم یا تاخیر یا فصل کے سبب ہو۔

جَفَخَتْ وَ هُمْ لَا یَجْفِخُوْنَ بِهَا بَهِمْ شِیَمٌ عَلَی الْحَسَبِ الْاَغَرِّ دَلَائِلُ	جَفَخَتْ بَهِمْ شِیَمٌ دَلَائِلُ عَلَی الْحَسَبِ الْاَغَرِّ هُمْ لَا یَجْفِخُوْنَ بِهَا

تعقید معنوی: ہو وہ تعقید جس میں خفاء (پوشیدگی) معنی کے اعتبار سے ہو (یہ مجاز او کنایہ میں استعمال ہوتا ہے)۔

نَشَرَ الْمَلَکُ اَلْسِنَتَهُ فِی الْمَدِیْنَةِ (اس سے مراد جاسوس ہیں) [اس کی جگہ نشر عیونہ کہنا بھی درست ہے۔

۲) بلاغت کلام کو تفصیلا بیان کریں؟

ج) تعریف:

وہ کلام جو فصاحت کے ساتھ مقتضی الحال کے مطابق ہے۔

الحال

تعریف:

یہ ایک ایسا ابھارنے والا امر ہے جو متکلم کو اس بات پر ابھارتا ہے کہ وہ صورت مخصوصہ پر اپنی عبارت لائے۔

مثال:

(المدح) یہ ایک ایسا حال ہے جو متکلم کو اس بات پر ابھارتا ہے کہ وہ کلام اطناب کی صورت میں لائے (طویل کلام)۔

(ذکاء المخاطب) یہ ایک ایسا حال ہے جو متکلم کو اس بات پر ابھارتا ہے کہ وہ کلام ایجاز کی صورت میں لائے (مختصر کلام)۔

مقتضی

تعریف:

مقتضی وہ مخصوص صورۃ ہے جس پر عبارت لائی جاتی ہے۔

مثال:

(المدح) یہ ایک ایسا حال ہے جو متکلم کو اس بات پر ابھارتا ہے کہ وہ کلام اطناب کی صورت میں لائے اور اطناب یہ وہ صورت ہے جس پر کلام لایا گیا ہے۔

(ذکاء المخاطب) یہ ایک ایسا حال ہے جو متکلم کو اس بات پر ابھارتا ہے کہ وہ کلام ایجاز کی صورت میں لائے اور ایجاز یہ وہ صورت ہے جس پر کلام لایا گیا ہے۔

(المدح) اس میں مقتضی اطناب ہے۔

(ذکاء المخاطب) اس میں مقتضی ایجاز ہے۔

کلام کو اطناب اور ایجاز پر لانا مقتضی کے مطابق کہلاتا ہے۔

بلاغت سوالا جوابا

كنزالمدارس بورڈ کے طرز پر

علم معانی

سوالا جوابا

اِنَّا اَعطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ ہ
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ہ
اِنَّا شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرِ ہ
سورۃ الکوثر پارہ ۳۰

مختصر سوالات

۱) علم المعانی کی تعریف بیان کریں؟

ج) علم المعانی ایسا علم ہے جس کے ذریعے عربی لفظ کے ایسے احوال جانے جاتے ہیں جن کے ذریعے وہ لفظ مقتضی الحال کے مطابق ہو۔

۲) علم المعانی کی کی مثال اور اس کی وضاحت بیان کریں؟

ج) وَ اَنَّا لَا نَدْرِیْ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَداً

اس سے مراد یہ ہے کہ کلام مختلف ہوتے ہیں احوال کے مختلف ہونے سے یعنی اس میں پہلے جملے میں حال رب کی طرف شر کی نسبت کرنے سے منع کرتا ہے اور دوسرا جملہ دوسرے جملے میں حال رب کی طرف خیر کی نسبت کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

الباب الاول

مختصر سوالات

۱) خبر کی تعریف بیان کریں؟

ج) خبر وہ کلام ہے جس کے کہنے والے کے لیے یہ کہنا درست ہو کہ وہ اس میں سچا ہے یا جھوٹا ہے۔

سَافَرَ عَلِیٌّ

۲) انشاء کی تعریف بیان کریں؟

ج) انشاء وہ کلام ہے جس کے کہنے والے کے لیے یہ کہنا درست نہ ہو کہ وہ اس میں سچا ہے یا جھوٹا ہے۔

سَافِرْ یَاعَلّیٌّ

۳) مسند کونسی چیزیں ہوتی ہیں؟

ج) ۱) فعل

۲) مبتدا کی قسم ثانی

الکلام علی الخبر

مختصر سوالات

۱) جملہ فعلیہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) جملہ فعلیہ وضع کی گیا ہے زمانہ مخصوص میں اختصار کے ساتھ حدوث کا فائدہ دینے کے لیے۔

۲) جملہ اسمیہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ جملہ جو صرف مسند الیہ کے لیے مسند کو ثابت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

۳) خبر کا اصل غرض بیان کریں؟

ج) خبر کا اصل غرض یہ ہے کہ مخاطب کو ایسے حکم کا فائدہ دیا جائے جس پر جملہ مشتمل ہو یا مخاطب کو یہ فائدہ دینے کے لیے کہ متکلم بھی اس جانے والا ہے۔

حضر الامیر — **انت حضرت امس**

۴) ادوات تاکید بیان کریں؟

ج) ادوات تاکید

اِنَّ	قد
اَنَّ	اما شرطیہ
لام ابتداء	
احرف تنبیہ	
قسم	
دونون تاکید کے	
حروف زائدہ	
تکرار	

بلاغت سوالا جوابا

طویل سوالات

۱) خبر کے اغراض اخری بیان کریں؟

ج) **خبر کے اغراض اخری:**

خبر کے اغراض اخری		
استرحام	رحم طلب کرنا	رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر
اظہار الضعف	کمزوری کا اظہار کرنا	قال رب انی وھن العظم منی
اظہار التحسر	حسرت کا اظہار کرنا	فلما وضعتھا قال رب انی وضعتھا انثی و اللہ اعلم بما وضعت
--------------	آنے والے پر خوشی کا اور جانے والے پر شماتت کا اظہار کرنا	جاء الحق و زھق الباطل
اظہار السرور	خوشی کا اظہار کرنا	اخذت جائزۃ المقدم
توبیخ	ڈرانا	الشمس طالعۃً

۲) خبر میں تاکید ذکر کرنے کے اعتبار سے اس کی اقسام بیان کریں؟

ج) خبر میں تاکید ذکر کرنے کے اعتبار سے اس کی تین اقسام ہیں:

ابتدائی:

یہ وہ خبر ہے جو کہ تاکید سے خالی ہو (جب آپ کا مخاطب حکم سے خالی الذھن ہو)۔

طلبی:

یہ وہ خبر ہے جس میں صرف ایک تاکید ہے (جب آپ کا مخاطب متردد ہو)۔

انکار:

یہ وہ خبر ہے جس میں کثیر تاکید ہو (جب آپ کا مخاطب منکر ہو)۔

بلاغت سوالا جوابا

الکلام عی الانشاء

مختصر سوالات

۱) طلبی کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ قسم انشاء ہے جو تقاضہ کرے ایسی مطلوبہ چیز کا جو طلب کے وقت حاصل نہ ہو۔

۲) غیر طلبی کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ قسم انشاء ہے جو تقاضہ کرے ایسی مطلوبہ چیز کا جو طلب کے وقت حاصل ہو۔

۳) طلبی کن اشیاء سے آتی ہیں؟

ج) **اشیاء طلبی:**

امر
نھی
استفہام
تمنی
نداء

۴) امر کی تعریف بیان کریں؟

ج) امر وہ طلبی ہے جو بلندی کے طور پر فعل کو طلب کرتا ہے۔

۵) ادوات امر بیان کریں؟

ج) **ادوات امر:**

فعل امر	خذ الکتاب بقوۃ
وہ فعل مضارع جو لام سے ملا ہوا ہو	لینفق ذو سعۃ من سعتہ
اسم فعل	حی علی الفلاح
وہ مصدر جو فعل امر کا نائب ہو	سعیا فی الخیر

۶) نھی کی تعریف بیان کریں؟

ج) نھی وہ طلبی ہے جو بلندی کے طور پر فعل کے روکنے کو طلب کرتا ہے۔

۷) استفہام کی تعریف بیان کریں؟

ج) استفہام وہ طلبی ہے جو کسی شئ کے جاننے کو طلب کرتا ہے۔

۸) ادوات استفہام بیان کریں؟

ج) **ادوات استفہام:**

همزة	انّی
هل	کم
ما	ایّ
من	
متی	
ایّان	
کیف	
این	

۹) ھل کس لیے آتا ہے؟

ج) ھل صرف تصدیق کے طلب کے لیے آتا ہے۔

۱۰) ھل کی اقسام بیان کریں؟

ج) **بسیطہ:** وہ ھل جس سے کسی چیز کے ذات کے وجود کے بارے میں سوال کیا جائے۔ **هل العنقاء موجود ؟**

مرکبہ: وہ ھل جس سے کسی چیز کے لیے کسی چیز کے پائے جانے کے بارے میں سوال کیا جائے۔ **هل تبیض العنقاء و تفرح؟**

۱۱) ما کس لیے آتا ہے؟

ج) ما سے یا تو اسم کی وضاحت کو طلب کرتا ہے یا تو مسمّیٰ کی حقیقت کو طلب کرتا ہے یا تو اپنے ساتھ والے کے حال کو طلب کرتا ہے۔

ما العسجد او اللجین **ما الانسان ؟** **ما انت**

۱۲) انّی کس لیے آتا ہے؟

ج) انّی یا تو کیف کے معنی میں ہوتا ہے یا تو من این کے معنی میں ہوتا ہے یا تو متی کے معنی میں ہوتا ہے۔

انی یحیی هذه الله بعد موتها **یا مریم انی لک هذا** **زرا انّی شئتئ**

۱۳) تمنی کی تعریف بیان کریں؟

ج) تمنی وہ ایسا طلبی ہے جو ایسی محبوب چیز کو طلب کرتا جس کا حصول کی امید نہ ہو اس کے محال ہونے کی وجہ سے یا اس کے دور واقع ہونے کی وجہ سے۔

۱۴) تمنی کے ادوات بیان کریں؟

ج) **تمنی کے ادوات :**

لیت (اس کا اصل ہے)	ليت لی الف دينار
هل	فهل لنا من شفعاء فيشفعوا لنا
لو	فلو ان لنا كرة فنكون من المؤمنين
لعل	اسرب القطا هل من يعير جناحه لعلی اليه من قد هويت اطير

۱۵) نداء کی تعریف بیان کریں؟

ج) نداء وہ طلبی ہے جو توجہ طلب کرتا ہے (ادعو) کے قائم مقام حروف کے ساتھ ۔

۱۶) نداء کے ادوات بیان کریں؟

ج) **نداء کے ادوات :**

یا	ھیا
ھمزہ	
ای	
آ	
آی	
ایا	
وا	

طویل سوالات

۱) امر کے اغراض اخری بیان کریں؟

ج) **امر کے اغراض اخری :**

------	دعا کرنا	اوزعنی ان اشكرک نعمتک
التماس	عرض کرنا	اعطنی الكتاب
ارشاد	رہنمائی کرنا	اذا تداينتم الی اجل مسمى فاكتبوه و ليكتب بينكم كاتب بالعدل
تهديد	ڈرانا	اعملو ما شئتم

تعجيز	عاجز کرنا	يا لبكر انشروا الى كليبا يا لبكر اين اين الفرار
اهانة	توہین کرنا	كونو حجارة او حديدا
اباحة	جائز کرنا	كلوا واشربوا
امتنان	احسان جتانا	وكلوا مما رزقكم الله
-----	تمنی کرنا	الا ايها الليل الطويل الا النجلى بصبح و ما الاصباح منک بامثل
تخيير	اختیار دینا	خذ هذا او ذاک
تسويه	برابری دینا	فاصبر او لا تصبر
اكرام	عزت کرنا	وادخلو ها بسلام آمنين

۲) نھی کے غراض اخری بیان کریں؟

ج) __نھی کے غراض اخری :__

--------	دعا کرنا	فلا تشمت بی الاعداء
التماس	عرض کرنا	لا تبرح من مكانک حتى ارجع اليک
----------	تمنی کرنا	يا ليل طل يا نوم زل يا صبح قف لا تطلع
تهديد	ڈرانا	لا تطع امری

۳) ھمزہ استفھامیہ کس لیے آتا ہے وضاحت کے ساتھ بتائیں نیز اس کے مسئول عنہ کی بھی وضاحت کریں؟

ج) ھمزہ تصور یا تصدیق کو طلب کرتا ہے۔

تصور : یہ مفرد کا جاننا ہے

ا على سافر ام خالد (اس میں سفر کرنے والے کو طلب کیا جارہا ہے)

تصدیق : یہ نسبت کا جاننا ہے۔

ا سافر على (اس میں سفر کرنے کو طلب کیا جارہا ہے)

مسئول عنہ :

تصور : تصور میں مسئول عنہ ھمزہ سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا معادل ام متصلہ کے بعد ذکر کیا جاتا ہے اور کبھی اس کا معادل ذکر نہیں کیا جاتا ہے۔

مسند الیہ کے بارے میں استفہام ہوتا ہے **ا انت فعلت هذا ام يوسف ؟**

مسند کے بارے میں استفہام ہوتا ہے **ا راغب انت عن الامر ام راغب فيه ؟**

مفعول کے بارے میں استفہام ہوتا ہے — ایایّ تقصد ام خالداً

حال کے بارے میں استفہام ہوتا ہے — ا راکبا جئت ام ماشیا ؟

ظرف کے بارے میں استفہام ہوتا ہے — ایوم الخمیس قدمت ام یوم الجمعۃ ؟

تصدیق : تصدیق میں مسئول عنہ نسبت ہوتی اوراس کا معادل نہیں آتا ہے۔

۴)استفہام کے اغراض اخری بیان کریں؟

ج) **استفہام کے اغراض اخری :**

تسویہ	برابری دینا	سواء علیھم ا انذرتھم ام لم تنذرھم
------	نفی کرنا	ھل جزاء الاحسان الا الاحسان
-----	انکار کرنا	ا غیر اللہ تدعون
-----	حکم دینا	ا اسلمتم
-----	نھی کرنا	ا تخشو نھم فاللہ احقّ ان تخشوہ
تشویق	شوق دلانا	ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم
-----	تعظیم بیان کرنا	من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ
تحقیر	مذمت بیان کرنا	ا ھذا الذی مدحتہ کثیراً
تھکّم	مذاق اڑانا	ا عقلک یسوّغ لک ان تفعل کذا ؟
-----	تعجب کرنا	وَ قَالَ مَالِ هَذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْأَسْوَاقِ
تنبیہ علی الضلال	گمراہی پر تنبیہ کرنا	فاین تذھبون
------	وعید بیان کرنا	اتفعل کذا و قد احسنت الیک

۵)حروف نداء قریب وبعید بتائیں نیز قریب کو بعید اور بعید کو قریب کی منزلت میں اتارنے کی وجوہات بھی بیان کریں؟

ج) حروف نداء قریب : ھمزہ اور ای یہ قریب کی نداء کے لیے آتے ہیں۔

بعید کو قریب کی منزلت میں اتارنے کی وجوہ : مشار الیہ کا متکلم کے ذھن میں شدید حاضر ہونا گویا کہ وہ اس کے ساتھ حاضر ہو جائے ہو۔

ا سکّان نعمان الاراک تیقّنوا
بانکم فی ربع قلبی سکّان

قریب کو بعید کی منزلت میں اتارنے کی وجوہ : اس کی تین وجوہات ہیں

یا تو منادی متکلم سے عظیم الشان ہوگا اس کی درجات کی دوری کے سبب۔ ایا مولای

یا تو منادی کے درجے کو کم کرنے کے لیے۔ ایا ھذا

یا تو سامع کے غافل ہونے کی طرف اشارہ کرنا : تیرا اس کے لیے کہنا جو مجلس میں سو رہا ہو: ایا فلان

٦) نداء کے غراض اخری بیان کریں؟

ج) نداء کے غراض اخری:

اغرار	ترغیب دینا	یا مظلوم
زجر	ڈانٹنا	افوادی متی المتاب المّا تصح و الشیب فوق راسی
تحیر تضجّر	حیرت یا پریشانی کا اظہار کرنا	ایا منازل سلمی ابن سلماک
تحسّر و تو جّع	حسرت اور تکلیف کا اظہار کرنا	ایا قبر معن کیف واریت جوده و فقد کان منه البرّ و البحر مترعا
تذکّر	پرانی یادیں تازہ کرنا	ایا منزلی سلمی سلام علیکما هل؛ الازمن اللاتی مضین رواجع

الباب الثانی

طویل سوالات

۱) ذکر کے اسباب بمع امثال بیان کریں؟

ج) ذکر کے اسباب:

---------	وضاحت اور پختگی کا زیادہ ہونا	اولئک علی هدی من ربهم و اولئک هم المفلحون
--------	قرینے پر بھروسے کا کم ہونا (اس کے یا سامع کے فہم کے کمزور ہونے کی وجہ سے)	زید نعم الصدیق
--------	سامع کے کند ذہن ہونے سے اعراض کرنا [اس کے جواب میں (ماذا قال عمرو)]	عمرو قال کذا
--------	سامع پر حکم لگانا کہ وہ بعد میں انکار نہ لا پائے جیسے قاضی کے پوچھنے پر جواب دینا :	س)هل اقر زید بهذا علیه کذا؟ ج)نعم زید اقر بان علیه کذا
تعجب	تعجب کرنا جب کہ حکم نادم ہو	علی یقاوم الاسد
التعظیم و الاهانة	تعظیم یا توہین بیان کرنا جبکہ وہ لفظ اس حکم کا فائدہ دیتا ہو، جیسے سوال کرنے والے کو جواب دینا:	س)هل رجع القائد؟ ج)رجع المنصور رجع المهزوم

۲) حذف کے اسباب بمع امثال بیان کریں؟

ج) حذف کے اسباب:

غیر مخاطب سے معاملے کو چھپانا	اقبل (ترید علیا)
مسند الیہ کو حذف کرنا حاجت کے وقت انکار لانا	لئیم خسیس (بعد ذکر شخص معین)
محذوف / دعوی کرنے والے پر تنبیہ کرنا	خالق کل شئی
سامع کی توجہ یا اس کی توجہ کی مقدار کا امتحان لینا	واسطۃ مقد الکواکب
مقام کا تنگ ہونا: تکلیف کی وجہ سے فرصت کے ختم ہونے کی وجہ سے	قال لی کیف انت قلت علیل سھر دائم وحزن طویل شکاری کا کہنا (غزال)
محافظت شعری کرنا **محافظت سجع کرنا**	نحن بما عندنا و انت بما عند ک راض والرای مختلیف **ما ودعک ربک وما قلی**
عموم مراد لینا اختصار کے ساتھ	واللہ یدعو الی دار السلام
ادب کرنا	قد طلبنا فلم یجد لک فی السو دد والمجد والمکارم مثلا
متعدی کو لازم کی منزلت میں اتارنا (معمول کے ساتھ فائدے کے نہ ہونے کی وجہ سے)	ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون
تعظیم کرنا (اپنی زبان سے اس کو بچنا) تحقیر کرنا (اس سے اپنی زبان کو بچانا)	نجوم سماء قوم اذا اکل اخفو حدیثھم

الباب الثالث

طویل سوالات

۱) تقدیم کے اسباب بمع امثال بیان کریں؟

ج) تقدیم کے اسباب:

شوق دلانا متاخر کی طرف، جبکہ متقدم خبر دینے والا ہو غرابت کے ساتھ	والذی حارت البریۃ فیہ حیوان مستحدث من جماد
اچھائی اور برائی جلدی لینا	العفو عنک صدر بہ الامر
متقدم کا انکار اور تعجب کی جگہ پر ہونا	ا بعد طول التجربۃ تنخدع بھذہ الزخارف
ترقی کی راہ پر چلنا (پہلے عام کو لانی پھر خاص کو لانا کیونکہ جب عام کو خاص کے بعد لایا جاتا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا)	ھذا الکلام صحیح فصیح بلیغ

عموم سلب یا سلب عموم پر نص ہونا۔ **عموم سلب:** اداۃ عموم کو اداۃ سلب پر مقدم کرنا۔ **سلب عموم:** اداۃ سلب کو اداۃ عموم پر مقدم کرنا۔	كل ذلك لم يكن لم يكن كل ذلك
حکم کا پختہ کرنا (جب اس کی خبر فعل ہو)۔	الهلال ظهر
خاص کرنا	اياك نعبد
وزن شعری کی محافظت کرنا۔ وزن سجع کی محافظت کرنا۔	اذا نطق السفيه فلا تجبه فخير من اجابته السكوت خذوه فغلوه ثم الجحيم فصلوه ثم فى سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فاسلكوه
وجودی ترتیب کی رعایت کرنا	لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَ لَا نَوْمٌ

الباب الرابع

مختصر سوالات

۱) تعریف سے کیا مراد ہے؟

ج) جب مخاطب کو سمجھانے کے غرض کا تعلق کلام کے معین ہونے کے ساتھ ہو۔

۲) تنکیر سے کیا مراد ہے؟

ج) جب مخاطب کو سمجھانے کے غرض کا تعلق کلام کے معین ہونے کے ساتھ نہ ہو۔

۳) معرفہ کیا چیزیں ہوتی ہیں؟

ج) معرفہ:

اسم ضمیر
اسم علم
اسم اشارہ
اسم موصول
محلّی ب (ال)
معرفہ میں سی کسی کی

طرف مضاف
منادی

۴) ضمیر کس لیے لائی جاتی ہے؟

ج) ضمیر کو لایا جاتا ہے جب متکلم یا مخاطب یا غائب کا مقام اختصار (مختصر کرنے) کے ساتھ ہو۔

۵) خطاب کی اصل کیا ہے؟

ج) خطاب اصل میں مشاھد (نظر آنے والی) معین چیزوں کے لیے ہوتا ہے لیکن کبھی مخاطب کیا جاتا غیر مشاھد چیزوں کو ان کے دل میں حاضر ہونے کی وجہ سے۔ ایاک نعبد

کبھی ارادہ کیا جاتا غیر معین کے لیے خطاب کو عام کرنے کا اس طرح کہ خطاب ممکن ہو ہر شخص کے لیے

اللئیم من اذا احسنت الیہ اساء الیک

۶) علم کس لیے لایا جاتا ہے؟

ج) علم کو لایا جاتا اسم خاص کے ساتھ سامع کے ذھن میں اس کے معنی کو حاضر کرنے کے لیے۔

وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلَ

۷) علم کے اغراض آخری بیان کریں؟

ج) **<u>علم کے اغراض آخری</u>**:

تعظیم	رکب سیف الدولۃ
اھانت	ذھب صخر
کنایہ کرنا ایسے معنی سے جو صلاحیت رکھتے ہیں	تَبَّتِ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ

۸) اسم اشارہ کس لیے لایا جاتا ہے؟

ج) اسم اشارہ کو لایا جاتا ہے جب اس معنی کے حاضر کرنے کے لیے ایک ہی طریقہ معین ہو۔ (بعنی ھذا (اس چیز کی طرف اشارہ کرے)

۹) اسم اشارہ کے اغراض آخری بیان کریں؟

ج) **<u>اسم اشارہ کے اغراض آخری</u>**:

عجیب و غریب حکم کا اظہار کرنا	کم عاقل عاقل اعیت مذاهبہ و جاهل جاهل تلقاہ مرزوقا هذا الذی ترک الاوهام حائرۃ و صیر العالم النحریر زندیقا
قرب و بعد میں مشار الیہ کی حالت بیان کرتا	هذا یوسف
تعظیم کرنا	ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ
توجہ حاصل کرنے کا کمال	هذا الذی نعرف البطحاء وطاته البیت یعرفہ الحلّ و الحرم

تحقیر کرنا	اَ ھَذَا الّذِی یَذْکُرُ آلِھَتَکُمْ

۱۰)اسم موصول کس لیے لایا جاتا ہے؟

ج)اسم موصول کو لایا جاتا ہے جب اس کے معنی کو حاضر کرنے کا ایک ہی طریقہ معین ہو۔

الذی کان معنا امس مسافر (جب اس کا نام نہ جانتے ہوں)

۱۱) معرفہ کی طرف مضاف کس لیے کیا جاتا ہے؟

ج) معرفہ کی طرف مضاف اس لیے جاتا ہے جب اس کے معنی کو حاضر کرنے کا ایک ہی طریقہ معین ہے۔ کتاب سبویہ

۱۲) معرفہ کی طرف مضاف کرنے کے اغراض آخری بیان کریں؟

ج)

تعداد نا ممکن ہو تعداد مشکل ہو	اجمع اهل الحق على كذا اهل البلد كرام
بعض پر بعض کو تقدیم کرنے کی تبعہ سے نکلنا	حضر امراء الجند
مضاف کی تعظیم کرنا مضاف الیہ کی تعظیم کرنا ان دونوں کے علاوہ کی تعظیم کرنا	كتاب السلطان حضر هذا خادمى اخو الوزير عندى
ان دونوں کے علاوہ کی تحقیر کرنا	اخو اللصّ عند عمرو
جگہ کا تنگ ہونے کی وجہ سے اختصار کرنا	هواى مع الركب اليمانين مصعد جنيب و جثمانى بمكة موثق

۱۳) منادی کس لیے کیا جاتا ہے؟

ج) منادی لایا جاتا ہے تب جب مخاطب کے کیے کوئی عنوان خاص نہ جانتا ہو اور کبھی اس کو لایا جاتا ہے علت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے جس کے سے کوئی چیز طلب کی جائے یا ایسے غرض کے لیے جن کا اعتبار کرنا یہاں ممکن ہے جو اغراض نداء میں ذکر کئے گئے۔

يا غلام احضر الطعام

۱۴) نکرہ کس لیے کیا جاتا ہے؟

ج) نکرہ کو لایا جاتا ہے جب محکی عنہ کے لیے تعریف کی جھت معلوم نہ ہوا۔

جاء هاهنا رجل

۱۵) نکرہ کے اغراض آخری بیان کریں؟

ج) نکرہ کے اغراض آخری:

تکثیر تقلیل	لفلان مال رِضْوَانٌ مِنَ اللهِ اَكْبَرُ
تعظیم اور تحقیر	لہ حاجب عن کل امر یشینہ و لیس عن طالب العرف حاجب
نفی کے بعد عموم کا ہونا	مَا جَاءَ مِنْ بَشِيْرٍ
فرد معیّن کا قصد کرنا یا اسی طرح نوع معیّن کا قصد کرنا	وَاللهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ
معاملے کو چھپانا	قال رجل انّک انحرفت عن الصواب (تو اس کا نام چھپانے تاکہ اس کو تکلیف نہ پہنچائی جائے)

طویل سوالات

۱) اسم موصول کے اغراض آخری بیان کریں؟

ج) اسم موصول کے اغراض:

علت بیان کرنا	اَنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُو االصَّالِحَاتَ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفَرْدَوْسِ نُزُلًا
غیر مخاطب سے معاملہ چھپانا	و اخذت ما جاد الامیر بہ و قضیت حاجاتی کما اھوی
خطا پر تنبیہ کرنا	ان الذین ترونھم اخوانکم یشفی غلیل صدورھم ان تصرعوا
محکوم بہ کی شان کو بڑھانا	ان الذی سمک السماء بنی لنا بیتا دعائمہ اعز و اطول
کسی واقعہ کا خطرناک ہونا بیان کیا جائے اس کی تعظیم یا تحقیر کے لیے	فغشیھم من الیم ما غشیھم
مذاق اُڑانا	يَا اَيُّهَا الَّذِى نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ

٢) محلّی ب (ال) کی تعریف اور اس کی اقسام وضاحت اور مثال کے ساتھ بیان کریں؟

ج) **(ال) جنسی:**

اس کو لایا جاتا ہے جب جنس کو بتانے کا غرض ہو۔ الانسان حیوان ناطق

(ال) عھدیۃ:

اس کو لایا جاتا جب جنس کے افراد میں سے کسی ایک معین فرد کے بارے میں بتانا ہوتا ہے:

یہ معین کرنا یا تو اس کے ذکر کے مقدم ہونے کے ساتھ ہوتا ہو۔ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلَى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًاه فَعَصَى فِرْعَوْنُ رَسُوْلاً

یا تو یہ معین کرنا اس کے بذات خود حاضر ہونے کے ساتھ ہوتا ہو۔ اَلْيَوْمُ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

یا تو یہ معین کرنا اس کو سامع کے پہچانے کے ساتھ ہوتا ہو۔ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَ

(ال) استغراقی:

اس کو لایا جاتا جب جنس کے تمام افراد کے بارے میں بتانا غرض ہو۔ اَنَّ الْاِنْسَانَ لَفِى خُسْرٍ

الباب الخامس

مختصر سوالات

١) جملہ مطلق کے حکم میں کب ہوتا ہے؟

ج) جب اقتصار کیا جائے جملے میں مسند اور مسند الیہ کے ذکر پر تو جملہ مطلق کے حکم میں ہوتا ہے۔

٢) جملہ مقید کے حکم میں کب ہوتا ہے؟

ج) جب جملے میں مسند اور مسند الیہ کے ذکر پر زیادتی کی جائے کسی ایسی چیز کی جو اس سے تعلق رکھتی ہو تو جملہ مقیّد کے حکم میں ہوتا ہے۔

۵) حروف شرط تقیید لگانا کس طرح ہے؟

ج) ان کے ساتھ تقیید لگانا ان اعراض کے لیے ہوتا جن کا فائدہ ان کے حروف دیتے ہیں۔

جیسے متٰی زمان اور ایّان مکان کے لیے آتا ہے۔

٦) ان اور اذا کس لیے استعمال ہوتے ہیں؟

ج) ان اور اذا استعمال ہوتے ہیں مستقبل میں شرط لگانے کے لیے۔

وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ

٦) لو کس استعمال کے لیے آتا ہے؟

ج) لو استعمال ہوتے ہیں ماضی میں شرط لگانے کے لیے۔

وَ لَو شَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِيْنِ

طویل سوالات

۱)حروف نفی سے تقیید لگانا کس لیے ہوتا ہے اور یہ کن معانی کے لیے ہوتے ہیں؟

ج) ان کے ذریعے تقیید لگانا کسی مخصوص پر نسبت کے سلب کے ساتھ ہوتا ہے اس سے جن کا فائدہ حروف نفی دیں۔ یہ حروف چھ ہیں: [**لا ، ما ، ان، لن ،لم ،لمّا**]

لا یہ مطلق نفی کے لیے آتا ہے

ما اوران یہ دونوں مضارع پر داخل ہوتے ہیں۔

لن استقبال کی نفی کے لیے آتا ہے۔

لم اور**لمّا** ماضی لے لیے آتے ہیں۔ لیکن لمّا یہ زمان تکلّم کے ساتھ خاص ہے تو ہم یہ نہیں کہیں گے (**لمّا یقم زید ثم قام**) بلکہ یہ کہیں گے (**لم یقم زید ثمّ قام**)

۲)ان اور اذا میں فرق تفصیلا بیان کریں؟

ج) ان شرط کے واقع ہونے کے عدم یقین کے ساتھ ہوتا ہے اسی لیے جب تو یہ کہتا ہے (**ان ابرء من مرضی ا تصدّق بالف دینار**) تو اس میں تو شک کرنے والا ہوتا ہو۔

ان کے تحت کم واقع ہونے والی چیز ذکر کی جاتی ہے (**فَاِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةِ قَالُوْا لَنَا هٰذِهِ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةِ يَطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ**) اس ایت مبارکہ میں ان کو برائی کے آنے کے ساتھ ذکر کیا گیا جو کہ نادر ہے (یعنی اس سے مخصوص نوع مراد ہو) اور اس کو تعبیر کیا مضارع کے ساتھ۔

اذا وقوع کے یقین کے ساتھ آتا ہے اس لیے یہ زیادہ ماضی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اسی لیے جب تو یہ کہتا ہے (**اذا برئت من مرضی تصدقت**) تو اس میں تو پختہ ہوتا ہے۔

اذا کے تحت زیادہ واقع ہونے والی چیز کو ذکر کیا جاتا ہے (**فَاِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةِ قَالُوْا لَنَا هٰذِهِ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةِ يَطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ**) اس ایت مبارکہ میں اذا مطلق اچھائی کے آنے کے ساتھ ذکر کیا گیا (کیونکہ مطلق اچھائی کثیر نوعوں کو شامل کرتی ہے۔اور اس کو ماضی کے ساتھ تعبیر کیا گیا۔

۳)توابع کے ذریعے تقیید لگانا وضاحت کے ساتھ بیان کریں؟

ج) ان کے ذریعے تقیید لگانا ان غراض کے لیے ہوتا ہے جن کا ان کے ساتھ ارادہ کیا جائے۔

نعت

یہ تمیز کے لیے ہوتی ہے	حضر علیّ الکتاب
یا تو یہ وضاحت کرنے کے لیے ہوتی ہے	الجسم الطویل العریض العمیق یشغل حیزا من الفراغ
یا تو یہ تاکید کے لیے ہوتی ہے	تلک عشرۃ کاملۃ
یا تو یہ مدح بیان کرنے کے لیے ہوتی ہے۔	حضر الخالد الھمام

یا تو یہ ذم بیان کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ و امراتہ حمالۃ الحطب

یا تو یہ رحم طلب کرنے کے لیے آتا ہے۔ ارحم الی خالد لمسکین

عطف البیان

یہ یا تو صرف وضاحت یان کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ اقسم باللہ ابو حفض عمر

یا تو وضاحت بیان کرتا ہے مدح کے ساتھ۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاما للناس

یا تو وہ زیادہ وضاحت بیان کرے پہلے کی اجتماع کے وقت اگرچہ وہ زیادہ وضاحت بیان نہ کرے اکیلے۔ العسد الذھب

عطف النسق

یہ ان غراض کے لیے آتا ہے جن کا فائدہ حروف عطف دیتے ہیں جیسے ترتیب دینا تعقیب کے ساتھ فاء میں

بدل

یہ زیادہ وضاحت اور پختہ کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ قدم ابنی علیّ

۴) فاعیل سے تقیید لگانا کس طرح ہے؟

ج) ان کے ذریعے مقید کرنا فعل کی نوع بیان کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

یا جس پر فعل واقع ہو اس کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

یا جس میں فعل واقع ہو اس کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

یا جسکی وجہ سے فعل واقع ہو اس کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

یا جس کے ساتھ فعل ملا ہوا ہو اس کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

یا تو وہ سے مبہم ھیئت اور ذات کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

یا تو حکم کے فعل میں شامل نہ ہونے کو بیان کرنے کے لیے اتا ہے۔

اور یہ قید لگانا فائدے کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے بغیر کلام یا تو کاذب ہوگا یا تو اس ذات کے ساتھ ہوگا جو غیر مقصود ہوگی۔

۵) نواسخ سے تقیید لگانا کس طرح ہے؟

ج) ان کے ساتھ تقیید لگانا ان اعراض کے لیے ہوتا جن کا فائدہ ان حروف کے معانی دیتے ہیں

کان یہ استمرار اور زمانے میں حکایت بیان کرنے کے لیے آتا ہے

ظل/ بات/ اصبح/ امسٰی/ اضحٰی یہ زمانے معین میں وقت مقررہ کا فائدہ دیتا ہے۔

دام یہ معین حالت بیان کرنے کے لیے آتا ہے

الباب السادس

مختصر سوالات

١) قصر اضافی کی مخاطب کے اعتبار سے کتنی اقسام ہیں؟

ج) قصر اضافی کی مخاطب کے اعتبار سے ۳ اقسام ہیں:

قصر افراد: جس میں مخاطب اعتقاد رکھے شرکت کا

قصر قلب: جس میں مخاطب اعتقاد رکھے عکس کا

قصر تعیین: جس میں مخاطب اعتقاد رکھے غیر معین کا

٢) قصر کن حروف سے لائی جاتی ہیں؟

ج) نفی واستثناء : اِنَّ هٰذَا اِلَّا مَلَکٌ کَرِیْمٌ

انما : انما الفاهم علی

عطف کرنا لا، بل لکن کے ذریعے : انا نا ثر لا ناظم

اس کو مقدم کرنا جس کا حق موخر کرنے کا ہو : اِيَّاکَ نَعْبُدُ

طویل سوالات

١) قصر اور اس کی اقسام کی تعریف بیان کریں؟

ج) قصر : کسی چیز کی تخصیص کرنا دوسری چیز کے ساتھ مخصوص طریقوں پر۔

اس کی دو اقسام ہیں:

قصر حقیقی : جس میں تخصیص کرنا واقع اور حقیقت کے مطابق ہو نہ کہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کرنے کے مطابق ہو۔

لا کاتب فی المدینۃ الا علی

قصر اضافی : جس میں تخصیص کرنا کسی دوسری معین چیز کی طرف نسبت کرنے کے مطابق ہو۔

ما علی الا قائم

قصر کی دو اور اقسام ہیں:

صفت کا قصر کرنا موصوف پر : لا فارس الا علی

موصوف کا قصر کرنا صفت پر : وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

الباب السابع

مختصر سوالات

۱) وصل اور فصل سے کیا مراد ہے؟

ج) وصل : اس سے مراد ایک جملے کا عطف کرنا دوسرے جملے پر

فصل: اس سے مراد ایک جملے کا عطف کرنے کو ترک کرنا دوسرے جملے پر

۲) کتاب ھذا میں کس حرف کے ساتھ وصل اور فصل ہوگا ؟

ج) کتاب ھذا میں وصل و فصل کرنا کرف عطف واو کے ساتھ ہوتا ہے، کیونکہ اس میں شک واقع رہتا ہے

طویل سوالات

۱) واو کے ساتھ وصل کی جگہیں بیان کریں؟

ج) پہلی جگہ :

جب دو جملے متفق ہوں خبر اور انشاء ہونے کے اعتبار سے، اور ان دونوں کے درمیان مکمل مناسبت ہو اور عطف کو منع کرنے والی کوئی چیز ہی نہ ہو۔ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا

دوسری جگہ :

جب وہم دلائے عطف کو ترک کرنا خلاف مقصود بات کا۔

جب تو کہے (لا وشفاه الله) اس کو جس نے سوال کیا (هل برء على من المرض) کیونکہ اگر تو واو کے بغیر کہے گا تو اس کو بددعا کا وھم ہو جائے گا

۲) واو کے ساتھ فصل کی جگہیں بیان کریں؟

ج) پہلی جگہ :

جب دو جملوں کے درمیان مکمل اتحاد ہو یا تو دوسرا جملہ پہلے جملے کے قائم مقام ہو امدکم بماتعملون ہ امدکم بانعام و بنين

یا تو وہ اس کے لیے بیان ہو، فوسوس اليه الشيطان قال آدم هل ادلک علی شجرة الخلد

یا تو وہ اس کے لیے تاکید ہو۔ فمهل الكافرين امهلهم رويدا

دوسری جگہ:

دو جملوں کے درمیان مکمل تباین ہو یا تو یہ تباین ان دونوں کے خبر وانشاء کے مختلیف ہونے کی وجہ سے ہوگا

و قالوا رائدهم ارسلوا نزولهم
فحتف كل امرى يجرى بمقدار

یا توان دونوں کے معنی میں کوئی مناسبت نہیں ہوگی۔ على كاتب ، الحمام طائر

تیسری جگہ:

دوسرا جملہ پہلے جملے سے پیدا ہونے والے سوال کا جواب ہو۔

زعم العواذل اننى فى غمرة	صدقوا و لكن غمرتى لا تنجلى

وضاحت:

کہا گیا کہ دشمن اپنے اس قول میں سچے ہیں یا جھوٹے ہیں؟

توجواب دیا کہ وہ سچے ہیں

چوتھی جگہ:

دو جملوں کے بعد ایک جملہ ذکر کیا جائے ان دونوں میں سے ایک پر عطف جائز ہو مناسبت کی وجہ سے اور نہ کہ دوسرے پر۔

و تظن سلمى اننى ابغى بها	بدلا اراها فى الضلال تهيم

وضاحت:

(اراها) کے جملے کا عطف کرنا (تظنّ) پر صحیح ہے لیکن اس عطف کرنے سے اس کے (ابغی بھا) پر عطف ہونے کا گمان ہو جائے اور یہ بھی سلمی کے گمانوں میں سے ہو جائے۔

پانچویں جگہ:

حکم میں دو جملوں کے شریک ہونے کا ارادہ نہ کیا جائے منع کرنے والی چیز کے پائے جانے کی وجہ سے۔

وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُوْنَ ہ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

وضاحت:

(اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ) اس جملہ کا عطف کرنا صحیح نہیں ہوتا (اَنَّا مَعَكُمْ) پر کیونکہ یہ تقاضہ کرتا ہے کہ یہ ان کے کہے ہوئے میں ہو۔ اور نہ ہی اس کا عطف کرنا صحیح ہوتا ہے (قَالُوْا) پر کیونکہ یہ تقاضہ کرتو ہے کہ اللہ تعالی کا استھزاء فرمانا ان سے یہ مقید ہو ان کے ان کے شیاطین کی طرف خالی ہونے سے۔

الباب الثامن

مختصر سوالات

۱) مساواۃ کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ معنی مرادی کو ادا کرنا ہے مساوی عبارت کے ساتھ اس طرح کہ وہ درمیان عرف کے لوگوں پر جاری ہو۔

وَ اِذا رَاَیْتَ الّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْ آیَاتِنَا فَاعْرِضْ عَنْھُمْ

۲) ایجاز کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ معنی مرادی کو ادا کرنا ہے معنی سے کم عبارت کے ساتھ غرض کو پورا کرنے کے ساتھ۔

قفانبک من ذکری حبیب و منزل

۳) اخلال کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ ناقص عبارت جو غرض کو پورا نہ کرے۔

والعیش خیر فی ظلا	ل النوک ممن عاش کدا

۴) اطناب کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ معنی مرادی کو ادا کرنا ہے معنی سے زیادہ عبارت کے ساتھ جو فائدہ دیتی ہو۔

قَالَ رَبِّ اَنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مَنِّیْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًاً

۵) تطویل کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ زائدہ عبارت جو فائدہ نہ دیتی ہو اور اس میں زیادتی غیر معین ہو۔

الفی قولھا کذبا و مینا

۶) حشو کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ زائدہ عبارت جو فائدہ نہ دیتی ہو اور اس میں زیادتی معین ہو۔

و اعلم علم الیوم والامس قبلہ

۷) ایجاز کے اسباب بیان کریں؟

ج) **ایجاز کے اسباب:**

حفظ کا آسان ہونا

فہم کے قریب ہونا

مقام کا تنگ ہونا

معاملے کو پوشیدہ رکھنا

نئی بات سے اکتانا

۸) اطناب کے اسباب بیان کریں؟

ج) **اطناب کے اسباب:**

معنی کو پختہ کرنا

مراد کی وضاحت کرنا

تاکید کرنا

وہم کو دور کرنا

بلاغت سوالا جوابا

اقسام ایجاز

مختصر سوالات

١)ایجاز قصر کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ وہ ایجاز ہے جو زیادہ معنی کو کم عبارت میں شامل کرتا ہے۔

وَ لَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیَاۃٌ

طویل سوالات

١)ایجاز حذف کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ وہ ایجاز ہے جو کلمہ کے یا جملے کے یا اس سے اکثر کے حذف کے ذریعے ہوتا ہے قرینہ کے ساتھ وہ جو محذوف کو معین کردے۔

کلمے کا حذف کرنا	فقلت یمین اللہ ابرح قاعدا و لو قطعوا راسی لدیک و اصالی	اس میں لفظ لاابرح سے قبل محذوف ہے۔
جملے کا حذف کرنا	وَ اِنْ یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ	(فَتَاَسَّ وَ الصْبِرْ) یہ جملہ محذوف ہے۔
اکثر کا حذف کرنا	فَاَرْسِلُوْنِ ہ یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ	[ارسلونی الی یوسف؛لاستعبرہ الرؤیا، ففعلوا، فاتاہ، و قال لہ (یا یوسف)] اس میں اکثر محذوف ہے۔

اقسام الاطناب

مختصر سوالات

١)تذییل سے کیا مراد ہے؟

ج)اس سے مراد جملے کو بعد میں ذکر کرنا ہے اور وہ جملہ مشتمل ہو اس ہی کے معنی پر اس کے لیے بطور تاکید۔

یا تو وہ ضرب المثل ہوگا اپنے معنی میں مستقل ہونے کی وجہ سے اور اپنے ما قبل سے بے حاجت ہونے کی وجہ سے :

جَاءَ الْحَقُّ وَ ذَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقاً

یا تو وہ ضرب المثل نہیں ہوگا اپنے ما قبل سے بے حاجت نہ ہونے کی وجہ سے :

ذٰلِکَ جَزَیْنَاھُمْ بِمَا کَفَرُوْا وَ ھَلْ نُجَازِیْ اِلَّا الْکَفُوْرَ

طویل سوالات

۱) اطناب کن امور کے ذریعے سے ہوتا ہے؟

ج) **اطناب کے امور:**

خاص کو ذکر کرنا عام کے بعد	اجتهدوا فی دروسکم و اللغة العربیة
عام کو ذکر کرنا خاص کے بعد	رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِناً وَ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ
پوشیدگی کے بعد وضاحت کرنا	اَمَدَّکُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ہ اَمَدَّکُمْ بِاَنْعَامٍ وَ بَنِیْنَ
التوشیع: اسے مراد کالام کے اخر میں تثنیہ لایا جائے پھر اس کی تفسیر دو چیزوں سے کی جائے۔	امسی و اصبح من تذکارکم وصبا یرثی لی الممشفقان الاھل و الولد
مقصد کی وجہ سے بار بار ذکر کرنا	ڈرانے کی تاکید کے لیے: وَ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ہ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ
اعتراض: وہ لفظ جس کو جملے کے اجزاء کے درمیان یا ایسے دو جملے جن میں غرض کی وجہ سے معنی میں تعلق ہو ان کے درمیان لایا جائے۔	وَ یَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ الْبَنَاتَ سُبْحَانَہُ وَ لَھُمْ مَّا یَشْتَھُوْنَ
ایغال: اس سے مراد کلام کو ختم کرنا ہے اس چیز پر جو غرض کا فائدہ دیتی ہو اور اس کے بغیر بھی معنی مکمل ہو جائے	و ان صخرا لتاتم الھداۃ بہ کانہ علم فی راسہ نار
احتراس: اس کو لایا جاتا جب کلام میں وہم ہوتا ہو خلاف مقصود بات کا اور یہ اسے دو کرے۔	فسقی دیارک غیر مفسدۃ صوب الربیع ودیعۃ تھمی
تکمیل: اس مراد یہ ہے کہ کلام میں ایک ایسا زائد لفظ لایا جائے جو کلام کے حسن کو بڑھاتا ہو۔	وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ

بلاغت سوالا جوابا

الخاتمہ

مختصر سوالات

۱)اخراج الکلام علی مقتضی الظاھر سے کیا مراد ہے؟

ج)اس سے مراد یہ ہے کہ کلام ما قبل تمام قواعد کے مطابق ہو۔

۲)التفات کی تعریف بمع امثال ذکر کریں؟

ج)اس سے مراد یہ ہے کہ کلام کو تکلم یا خطاب یا غائب کی حالت سے کسی اور حالت کی طرف نقل کیا جائے۔

کلام کو تکلم سے خطاب کی طرف نقل کرنا: (مندرجہ ذیل آیت میں کلام متکلم سے چل رہا تھا پھر مخاطب کی طرف نقل کر دیا)

وَ مَا لِیْ لَا اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ

کلام کو تکلم سے غائب کی طرف نقل کرنا: (مندرجہ ذیل آیت میں کلام متکلم سے چل رہا تھا پھر غائب کی طرف نقل کر دیا)

اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَہ فَصَلِّ لِرَبِّکَ

کلام کو خطاب سے تکلم کی طرف نقل کرنا: (مندرجہ ذیل آیت میں کلام مخاطب سے چل رہا تھا پھر متکلم کی طرف نقل کر دیا)

ا تطلب و صل ربات الجمال و قد سقط المشیب علی قدالی

۳)تجاھل العارف کی تعریف بمع امثال ذکر کریں؟

ج)اس سے مراد کسی غرض کے سبب کسی معلوم چیز کو غیر معلوم چیز کی جگہ چلائی جائے۔

ایا شجر الخابور مالک مورقا کانک لم تجزع علی ابن طریف

یہاں شاعر جانتا ہے کہ درخت رو نہیں سکتا لیکن پھر بھی اس کے اسے ذکر کیا اس طرح گویا وہ اس سے ناواقف ہے۔

طویل سوالات

۱)تنزیل کی صورتیں بیان کریں؟

ج) **جاننے والے کو اتارنا اس منزلت میں کہ اس کو خبر دینے کا مقصد فائدۃ الخبر یا لازم الخبر ہو** یعنی اس کو جاہل کی منزلت میں اتارنا اس وجہ سے کیونکہ وہ ااپنے علم کے موجب (واجب کرنے والی چیز) پر جاری نہیں ہے۔

تیرا اس شخص سے کے لیے کہنا جو اپنے والد کو اذیت دیتا ہو کہ:

ھذا ابوک

غیر منکر کو منکر کے درجے میں اتارنا جب وہ کوئی علامت انکار ظاہر کر رہا ہو (اس کے لیے تاکید بیان کرتے ہوئے)

جیسا کہ تیرا کہنا اس کے لیے جو خوشحالی کو دور سمجھتا ہو کہ:

ان الفرج لقریب

منکر یا شک کرنے والے کو اتارنا خالی کی منزلت میں جب کہ بتانے والے کے پاس ایسے دلائل ہو جن پر غور کرنے سے اس کا شک یا اشکار زائل (ختم ہو جائے)۔

جیسے کہ تیرا اس کے لیے کہنا جو طب کے نفع دینے میں شک کرے یا انکار کرے کہ:

الطب نافع

۲) کسی چیز کو دوسری چیز کی جگہ رکھنے کی صورتیں بیان کریں؟

ج) کسی غرض کی وجہ سے ماضی کو مضارع کی جگہ پر رکھنا:

جیسے کسی چیز کے حصول پر تنبیہ کرنا:

اَتٰی اَمْرَ اللهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ

جیسے نیک فال لینا:

ان شفاک الله الیوم تذهب معی غدا

کسی غرض کی وجہ سے مضارع کو ماضی کی جگہ پر رکھنا:

عجیب و غریب صورت کا خیال میں حاضر ہونا:

وَ اللهُ الَّذِی اَرْسَلَ الرِّیَاحَ فَتُثِیْرُ سَحَاباً

جیسے ماضی کی جگہ استمرار کا فائدہ دینا:

لَوْ یُطِیْعُکُمْ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ

کسی غرض کی وجہ سے خبر کو انشاء کی جگہ پر رکھنا:

جیسے نیک فال لینا:

هداک الله لصالح الاعمال

رغبت کا اظہار کرنا:

رزقنی الله لقاءک

ادب کرتے ہوئے معاملے کی صورت سے بچنا:

ینظر مولای فی امری

کسی غرض کی وجہ سے انشاء کو خبر کی جگہ پر رکھنا:

کسی چیز کی اہمیت کا اظہار کرنا:

قُلْ اَمَرَ رَبِّیق بِالْقِسْطِ وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ

کلام لاحق کو کلام سابق سے بچانا: (اس میں اس لیے دوسرا جملہ انشائیہ لائے کیونکہ ان کی گواہی کو اللہ کی گواہی کے برابر نہ ہو جائے)

قَالَ اِنِّیْ اُشْهِدُ اللّٰہَ وَ اشْهَدُوْا اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ

برابری کرنا:

اَنْفِقُوْا طَوْعاً اَوْ کَرْھا لَن یُّتَقَبَّلَ مِنْکُمْ

کسی غرض کی وجہ سے ضمیر کو ظاہر کی جگہ پر رکھنا:

دعوی کرنا کہ ضمیر کا مرجع ذہن میں دائمی طور پر حاضر ہے:

ابت الوصال مخالفة الرقباء و اتتک تحت مدارع الظلما

ھی النفس ما حملتھا تحتمل (ھو اللہ احد) نعم تلمیذ المؤدب

کسی غرض کی وجہ سے ضمیر کو ظاہر کی جگہ پر رکھنا:

بات کے منانے کو قوی بنانا، جیسے غلام کے لیے اس کے آقا کہنا:

سیدک یامرک بکذا

۳) اسلوب الحکیم کی وضاحت بیان کریں؟

ج) اس سے یا تو مراد یہ ہے کہ مخاطب کو اس سے ملانا جس کا وہ ارادہ نہ کرتا ہو۔

یعنی کلام کو اس کے کہنے والے کی مراد کے خلاف مراد لینا

جیسے کہ حجاج کا قبعثری کو کہنا کہ

حجاج کا کہنا (و قد توعدہ بقولہ لاحملنک علی الادھم) قبعثری نے اس کے جواب میں کہا (مثل الامیر یحمل علی الادھم و الاشیب) پھر حجاج نے اس کو کہا کہ (اردت الحدیدا) پھر قبعثری نے کہا کہ (لان یکون حدیدا خیر من ان یکون بلیدا)

ان کی بات چیت میں حجاج نے ادھم سے مراد قید اور حدید سے مراد لوہا لیا لیکن قبعثری نے اس سے مراد وہ کالا گھوڑا مراد لیا جو سست نہ ہو۔

اس سے یا تو مراد یہ ہے کہ سائل کو ایسا جواب دینا جس کو اس نے طلب نہ کیا ہو۔

یعنی سائل کی حالت کی مناسبت کی وجہ سے ایک سوال کو دوسرے سوال کی منزلت میں اتارنا۔

جیسے اللہ پاک کا فرمان:

یَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الْاَھِلَّةِ قُلْ ھِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب بعض صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ (چاند کا کیا معاملہ ہے کہ یہ شروع میں باریک ہوتا ہے پھر وہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ وہ پورا ہو جائے پھر وہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پہلے کی حالت میں لوٹ جاتا ہے)، تو جواب اس حکمت کے بارے میں آیا جس پر اختلاف تھا کیونکہ یہ ہی زیادہ اہم تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کے اس سوال کو دوسرے سوال کی منزلت میں اتار دیا۔

۴)تغلیب کی وضاحت بیان کریں؟

ج)اس سے مراد دو چیزوں میں سے کسی ایک چیز کو ترجیح دینا اس لفظ کا اس پر اطلاق کرتے ہوئے۔

جیسے مذکر کو مؤنث پر تغلیب دینا:

ابوان (ماں اور باپ کے لیے)

جیسے مذکر یا اخف (زبان پر ہلکے لفظ) کو تغلیب دینا:

القمرین (شمس اور قمر کے لیے)

العمرین (حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنھما کے لیے)

مخاطب کو اس کے غیر پر کو تغلیب دینا:

لَنُخْرِجَنَّکَ یَا شُعَیْبُ وَ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَا اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا

(یعنی اس آیت میں اللہ پاک نے حضرت شعیب علیہ السلام (مخاطب) کو کفار (ان کے غیر) پر تغلیب دی ہے کیونکہ نبی اپنے دین سے نہیں پھرتا۔)

عاقل کو اس کے غیر پر کو تغلیب دینا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

(اس آیت میں اللہ پاک نے عقلاء کو ان کے غیر پر تغلیب دی ہے کیونکہ عالمین میں غیر عاقل بھی شامل ہوتے ہیں۔)

کنزالمدارس بورڈ کے طرز پر

علم بیان

سوالا جوابا

اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ ہ
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ہ
اِنَّا شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرَ ہ

سورۃ الکوثر پارہ ۳۰

بلاغت
سوالا جوابا

مختصر سوالات

۱) علم البیان کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ ایک ایسا علم ہے جس میں کنایہ، مجاز اور تشبیہ کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

التشبیہ

مختصر سوالات

۱) تشبیہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد غرض کی وجہ سے حروف کے ذریعے ایک وصف میں ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملانا ہے۔

العلم کالنور فی الهداية

ارکان التشبیہ

مختصر سوالات

۱) ارکان تشبیہ بیان کریں؟

ج) ارکان تشبیہ چار ہیں:

مشبہ	العلم کالنور فی الهداية
مشبہ بہ	العلم کالنور فی الهداية
وجہ شبہ	العلم کالنور فی الهداية
ادات (حروف) تشبیہ	العلم کالنور فی الهداية

۲) مشبہ اور مشبہ بہ کیا ہوتے ہیں؟

ج) ان کو طرفین تشبیہ بھی کہا جاتا ہے

یہ دونوں یا تو حسی ہوتے ہیں	الورق کالحرير فی النعومة
یا تو یہ دونوں عقلی ہوتے ہیں	الجهل کالموت
یا تو یہ دونوں مختلیف ہوتے ہیں	خلقه کالعطر

۳) وجہ شبہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ ایسا وصف خاص ہے جس میں طرفین کے مشترک ہونے کا ارادہ کیا جائے۔ العلم کالنور فی الهداية

۴)اداۃ تشبیہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ وہ الفاظ ہوتے ہیں جو مشابھت کے معنی پر دلالت کرتے ہیں۔

العلم كالنور فى الهداية

۵) تشبیہ بلیغ کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے وہ تشبیہ مراد ہے جس میں ادات تشبیہ اور وجہ شبہ محذوف ہوں۔

وَ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاساً

(كالباس فى الستر)

اقسام التشبيه

مختصر سوالات

۱) تشبیہ تسویہ اور تشبیہ جمع کی تعریف بیان کریں؟

ج) __تشبیہ تسویہ__: وہ تشبیہ جس میں مشبہ متعدد ہوں نہ کہ مشبہ بہ۔

صدغ الحبيب و حالى   كلاهما كالليالى

__تشبیہ جمع__: وہ تشبیہ جس میں مشبہ بہ متعدد ہوں نہ کہ مشبہ۔

كانما يبسم عن لؤلؤ   منضد او برد ا اقاح

۲)ادوات کے اعتبار سے اس کی کتنی تشبیہ اقسام ہیں؟

ج) تشبیہ کی اس کے اعتبار سے دو اقسام ہیں:

__مؤکد__: وہ تشبیہ جس میں اس کے ادات کو حذف کیا جائے۔

هو بحر فى الجود

__مرسل__: وہ تشبیہ جس میں اس کے ادات کو ذکر کیا جائے

هو كالبحر كرما

بلاغت سوالا جوابا

طویل سوالات

۱) طرفین کے اعتبار سے تشبیہ کی کتنی اقسام ہیں؟

ج) تشبیہ کی اس کے اعتبار سے چھ اقسام ہیں:

مفرد کو مفرد کے ساتھ تشبیہ دینا

هذا الشيء كالمسك في الرائحة

مرکب کو مرکب کے ساتھ تشبیہ دینا

كان مثار النقع فوق رؤسنا   و اسيافنا ليل تهاوى كواكبه

مفرد کو مرکب کے ساتھ تشبیہ دینا

گلے لالا کو سبز نیزے پر پھلے ہوئے سرخ جھنڈے کی صورت سے تشبیہ دینا

مرکب کو مفرد کے ساتھ تشبیہ دینا

يا صاحبي تقصيا نظريكما   تريا وجوه الارض كيف تصور
تريا نهارا مشمسا قد شابه   زهر الربا فكانه هو مقمر

تشبیہ ملفوف: پہلے متعدد مشبہ لائے جائیں اور اس کے بعد مشبہ بہ لائے جائیں۔

كانه قلوب الطير رطبا و يابسا   لدى وكرها العناب و الحشف البالي

تشبیہ مفروق: پہلے مشبہ لایا جائے اس کے بعد اس کا مشبہ بہ ذکر کیا جائے

النشر مسك و الوجوه دنا   نير و اطراف الاكف عنم

۲) وجہ شبہ کے اعتبار سے تشبیہ کی کتنی اقسام ہیں؟

ج) اس کی چار اقسام ہیں:

تشبیہ تمثیل: وہ تشبیہ جس میں وجہ شبہ کو لینا متعدد چیزوں سے ہو۔

ثریا کو تشبیہ دینا روشن گچھروں کے کوشوں کے ساتھ

تشبیہ غیر تمثیل: وہ تشبیہ جس میں وجہ شبہ کو لینا متعدد نہ چیزوں سے ہو۔

ستاروں کو تشبیہ دینا دراھم کے ساتھ

تشبیہ مجمل: وہ تشبیہ جس میں وجہ شبہ کو ذکر نہ کیا جائے۔

النحو في الكلام كالملح في الطعام

تشبیہ مفصل: وہ تشبیہ جس میں وجہ شبہ کو ذکر کیا جائے۔

و ثغره في صفاء   و ادمعي كاللالي

اغراض التشبیہ

مختصر سوالات

ا) تشبیہ مقلوب سے کیا مراد ہے؟

ج) کبھی کبھی مشبہ کے اغراض مشبہ بہ کی طرف بھی لوٹتے ہیں جب طرفین تشبیہ کا عکس کر دیا جائے۔

و بدا الصباح کان غرتہ وجہ الخلیفۃ حین یمتدح

طویل سوالات

ا) تشبیہ کے اغراض بیان کریں؟

ج) **تشبیہ کے اغراض:**

مشبہ کے ممکن ہونے کو بیان کرنا

فان تفق الانام و انت منھم فان المسک بعض دم الغزال

یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ اس شاعر نے اپنی مدوح کو اصل کے اعتبار سے ہی مختلیف قرار دیا ہے اور اس نے دلیل یہ لی اپنے دعوے کے ممکن ہونے میں کہ مشک تو اصل میں ہرن کا خون ہی ہوتا ہے

مشبہ کی حالت بیان کرنا

کانک شمس و الملوک کواکب اذا طلعت لم یبد منھن کوکب

مشبہ کی حالت کی مقدار بیان کرنا

فیھا اثنتان و اربعون حلوبۃ سودا کخافیۃ الغراب الاسحم

یعنی اس نے اس کالی ناقی (اونٹنی) کو کوّے کے پر سے تشبیہ دی ہے اس کے کالے پن کی مقدار بیان کرنے کے لیے

مشبہ کی حالت کو پختہ کرنا

ان القلوب تنافر ودھا مثل الزجاجۃ کسرھا لا یجبر

یعنی اس شاعر نے دلوں کی نفرت کو تشبیہ دی ہے شیشے کے ٹوٹنے کے ساتھ یہ ثابت کرتے ہوئے کہ اب ان دونوں کا پلٹنا مشکل ہے

مشبہ کو مزین (خوبصورت کرکے بیان کرنا) کرنا

سوداء واضحۃ الجبین کمقلۃ الظبی الغریر

اس نے اس کے کالے پن کو ہرنی کی انکھ کی پتلی کے کالے پن سے تشبیہ دی ہے اس کی خوبصورتی بیان کرتے ہوئے۔

مشبہ کو بدصورت کرکے بیان کرنا

و اذا اشار محدثا فکانہ قرد یقھقہ او عجوز تلطم

المجاز

طویل سوالات

۱) مجاز کی تعریف وضاحت کے ساتھ بیان کریں؟

ج) وہ لفظ جس کو استعمال کیا جائے تعلق کی وجہ سے جس کے لیے اس کو وضع نہیں کیا گیا ہو ایسے قرینے کے پائے جانے کے ساتھ جو اس کے معنی موضوع لہ کا ارادہ کرنے سے منع کرنے والا ہو۔

مثال ۱:

کسی شخص کا کہنا 'فلان یتکلم بالدور' اس سے مراد حقیقی موتی تو نہیں لے سکتے کیونکہ اس کو منع کرنے والا 'یتکلم' ہے اس لیے اس سے مراد اس کے کلمات فصیح ہوں۔

مثال ۲:

اللہ پاک کے اس قول 'یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْ آذَانِهِمْ' اس سے مراد انگلیوں کے پورے ہیں، یہاں پر اس سے مراد اس کے حقیقی معنی پوری انگلیاں تو نہیں لے سکتے ہیں، کیونکہ اس سے منع کرنے والی بات تو یہ ہے کہ پوری انگلیاں کانوں میں کیسے لے سکتے ہیں۔

الاستعارہ

مختصر سوالات

۱) استعارہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ وہ مجاز ہے جس میں مشابہت کا تعلق ہو۔

کِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ

۲) استعارہ کی اصل بیان کریں؟

ج) اسکی اصل یہ ہے کہ وہ اسی تشبیہ ہے جس میں طرفین میں سے کوئی ایک، وجہ شبہ اور ادات تشبیہ حذف کردیے جائیں۔ اس میں مشبہ کو مستعار لہ اور مشبہ بہ کو مستعار منہ اور ان الفاظوں کو مستعار کہتے ہیں

کِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ

اس مثال میں ضلال اور ھدی مستعار لہ، معنی الظلام والنور مستعار منہ اور لفظ الظلمات اور النور مستعار ہیں۔

۳) استعارہ مصرحہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ استعارہ جس میں مشبہ بہ کے لفظ کو وضاحت کے ساتھ لکھا ہوا ہو۔

وردا وعضت علی العناب بالبرد　　فامطرت لؤلؤا من نرجس وسقت

۴) استعارہ مکنیہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ استعارہ جس میں مشبہ بہ کو حذف کیا گیا ہو، اور اس کے لوازمات میں سے کسی چیز کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہو۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ

۵) استعارہ اصلیہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ استعارہ جس میں مستعار اسم مشتق نہ ہو۔

جیسا کہ الظلام کا استعارہ کرنا ضلال کے لیے

۶) استعارہ تبعیہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ استعارہ جس میں مستعار اسم مشتق ہو۔

أُوْلٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

۷) استعارہ مرشحہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ استعارہ جس میں مشبہ بہ کے مناسبات کو ذکر کیا جائے۔

أُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ

۸) استعارہ مجردہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ استعارہ جس میں مشبہ کے مناسبات کو ذکر کیا جائے۔

فَأَذَاقَهَا اللهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ

۹) استعارہ مطلقہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ استعارہ جس میں مناسبات کو ذکر نہ کیا جائے۔

يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللهِ

مجاز المرسل

مختصر سوالات

۱) مجاز المرسل کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ وہ مجاز ہے جس میں مشابهت کا تعلق نہ ہو۔

طویل سوالات

ا) مجاز المرسل کے تعلقات بیان کریں؟

ج) **مجاز المرسل کے تعلقات:**

کسی چیز کا سبب ہو	عظمت ید فلان (وہ نعمت جن کا سبب ہاتھ ہے)
کسی چیز کا مسبّب ہو	امطرت السماء نباتا (نباتات بارش کے سبب اگتے ہیں)
کسی چیز کا جز ہو	ارسلت العیون لتطلع علی احوال العدو (جاسوس)
کسی چیز کا کل ہو	یجعلون اصابعهم فی آذانهم (اس کے پورے)
اس کا اعتبار کرنا جو وہ تھا	آتوا الیتامی اموالهم (اس سے مراد بالغ ہیں)
اس کا اعتبار کرنا جو وہ ہوگا	انی ارانی اعصر خمرا (اس سے مراد انگور ہیں)
کسی چیز کا محل ہو	قرر المجلس ذلک (اس سے مراد اس کے اھل ہیں)
کسی چیز کا حال ہو	ففی رحمۃ اللہ هم فیها خالدون (اس سے مراد جنت ہے)

بلاغت سوالا جوابا

مجاز المرکب

مختصر سوالات

۱) مجاز المرکب کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد وہ مجاز ہے جس کو استعمال کیا جائے غیر ما وضع لہ میں مشابہت کا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے۔

جیسا کہ جملہ خبریہ کو انشاء میں استعمال کیا جائے:

هوای مع الرکب الیمانین مصعد　　　جنیب و نجثمانی بمکة موثق

اس سے مراد خبر دینا نہیں ہے بلکہ غم اور حسرت کا اظہار کرنا ہے۔

مجاز العقلی

مختصر سوالات

۱) مجاز العقلی کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد وہ مجاز ہے جس کے ظاہر میں تعلق کی وجہ سے متکلم کے نزدیک غیر ماھولہ کی طرف فعل یا شبہ فعل کی اسناد کرنا مقصود ہو۔

اشاب الصغیر و افنی الکبیر　　　کر الغداة و مر العشی

اس میں شاعر نے جوانی اور بوڑھے ہونے کی اسناد دن اور رات کے آنے جانے کی طرف کی ہے حالہ کہ اصل میں جوانی اور بوڑھا پا دینے والا تو اللہ پاک ہے اس میں اس نے غیر ماھولہ کی طرف اسناد کی ہے۔

۲) مجاز عقلی کے تعلقات بیان کریں؟

ج) **مجاز عقلی کے تعلقات:**

اس فعل کی اسناد مفعول کی طرف کرنا جو مبنی للفاعل ہو	عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ
ما قبل کا عکس کرنا	سیل مفعم
مصدر کی طرف اسناد کرنا	جد جدة
زمان کی طرف اسناد کرنا	نهاره صائم
مکان کی طرف اسناد کرنا	نهر جار
سبب کی طرف اسناد کرنا	بنی الامیر المدینة

کنایہ

مختصر سوالات

ا) کنایہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) وہ لفظ جس سے اس کے لازم معنی مراد لئے جائیں اس کے اصل معنی کے جائز ہونے کے ساتھ۔
طویل النجاد (طویل القامۃ)

طویل سوالات

ا) کنایہ کی اقسام بیان کریں؟

ج) مکنی عنہ کے اعتبار سے:

وہ کنایہ جس میں مکنی عنہ صفت واقع ہو۔:

طویل النجاد رفیع العماد کثیر الرماد اذا ما شتا

طویل النجاد اس سے مراد سید کریم ہے۔

وہ کنایہ جس میں مکنی عنہ نسبت واقع ہو:

المجد بین الثوب و الکرم تحت الردائہ

یعنی ہم نے بزرگی اور سخاوت (المجد و الکرم) کی نسبت اس کی طرف کی

وہ کنایہ جس میں مکنی عنہ نہ صفت اور نہ نسبت واقع ہو:

الضاربین بکل ابیض مخذم و الطاعنین مجامع الاضغان

یعنی ہم کنایہ کیا کینہ کی جمع (مجامع الاضغان) ہونے کی جگہ سے دل کا

کنایہ تلویح:

وہ کنایہ جس میں کثیر واسطے ہوں۔
ھو کثیر الرماد

یعنی کریم (ایسے کہ کثیر خاک ہوگی تو یہ کثیر آگ کے جلنے پر دلالت کرتی ہے اور یہ کثیر آگ کا جلنا کثرت سے کھانا پکانے پر دلالت کرتا ہے اور یہ کثرت سے کھانا پکانا کثیر کھانے والوں پر دلالت کرتا ہے اور یہ کثیر کھانے والوں کا ہونا کثیر مہمانوں پر دلالت کرتا ہے اور یہ کثیر مہمانوں کا ہونا یہ اس کے سخی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

<u>کنایہ رمز:</u>

وہ کنایہ جس میں واسطے پوشیدہ ہوں۔

هو سمين رخو

یعنی وہ کند ذہن اور ست ہے۔

<u>کنایہ ایماء/کنایہ اشارہ:</u>

وہ کنایہ جس میں واسطے قلیل ہوں یا واضح نہ ہوں

او ما رایت المجد القی تحلہ   فی آل طلحۃ ثم لم یتحول

اس شخص کے بزرگ ہونے سے کنایہ کیا

<u>کنایہ تعریض:</u>

وہ کنایہ جس میں سمجھنے میں سیاق پر اعتماد کیا جائے۔

خير الناس من ينفعهم

یہ تو اس شخص کو کہے گا جو لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

بلاغت سوالا جوابا

کنزالمدارس بورڈ کے طرز پر

علم بدیع

سوالا جوابا

اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ ہ
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ہ
اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ہ
سورۃ الکوثر پارہ ۳۰

بلاغت
سوالا جوابا

مختصر سوالات

۱) علم البدیع کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ ایک ایسا علم جس کے ذریعے ایسے کلام کو خوبصورت کرنے کے طریقے جانے جائیں جو مقتضی الحال کے مطابق ہو۔

۲) محسنات المعنویہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) ان سے مراد وہ طریقے ہیں جو معنی کے حسن کی طرف لوٹتے ہیں۔

۳) محسنات اللفظیہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) ان سے مراد وہ طریقے ہیں جو لفظ کے حسن کی طرف لوٹتے ہیں۔

محسنات المعنویہ

مختصر سوالات

۱) توریہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد دو معنی والے لفظ کو ذکر کرنا ہے

قریب معنی: وہ ہے جس کا فہم کلام سے جلدی ہوتا ہے۔

بعیدی معنی: وہ معنی ہے جو پوشیدہ قرینے کی وجہ سے فائدہ دینے کے لیے آتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفَّاکُمْ بِاللَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ

اس کا قریبی معنی مال کمانا ہے او بعیدی معنی جو کہ یہاں مقصود ہے وہ گناہ کرنا ہے۔

۲) ابہام کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد دو ضدوں کا احتمال رکھنے والے کلام کو ذکر کرنا۔

بارک اللہ للحسن و لبوران فی الختن
یا امام الهدی ظفر ت و لکن ببنت من

اس قول میں (ببنت من) یہ احتمال رکھتا ہے کہ عظمت کی وجہ سے مدح ہو اور کم تر ہونے کی وجہ سے مذمت ہو۔

۳) توجیہ کی تعریف بیان کریں؟

ج) ایسے لفظ کا معنی کے ساتھ فائدہ دینا ہے جو اس کے لیے وضع کیا گیا ہے لیکن وہ لوگوں کے یا ان کے علاوہ کے نام ہیں۔

اذا فاخرتہ الریح ولت علیلۃ باذیال کثیان الثری تتعسر
بہ الفضل یبدوا و الربیع و کم عدا بہ الروض یحیی و لا شک جعفر

بلاغت سوالا جوابا

اس قول میں فضل، ربیع یحییٰ اور جعفر لوگوں کے نام بھی ہیں۔

۴)مراۃ النظیر کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ ایک معاملے کو اس کی مناسبات کے ساتھ جمع کرنا ہے۔

اذا صدق الجد افترى العم للفتى مكارم لاتخفى و ان كذب الخال

اس میں جد، عم اور خال کو جمع کیا لیکن یہاں پہلے سے نصیب، دسرے سے عام لوگ اور تیسرے سے گمان مراد ہے۔

۵)استخدام کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد لفظ کو ایک معنی میں ذکر کرنا اور ضمیر کو دوسرے معنی کی طرف لوٹنا ہے۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

اس میں ہم نے شہر سے چاند مراد لیا اور اس کی ضمیر سے ہم نے زمان معلوم مراد لیا

دو ضمیریں ذکر کرنا اور دوسری ضمیر کو اس طرف لوٹنا جہاں پہلی ضمیر نہ لوٹتی ہو۔

فسقى الغضاء و الساكينيه و ان هم شبوه بين جوانحى و ضلوعى

(ساکینیہ) کی ضمیر ہم نے اسے الغضاء کی طرف مکان کے معنی میں لوٹایا لیکن ہم نے (شبوہ) کی ضمیر اس کی طرف آگ کے معنی میں لوٹائی۔

۶)استطراد کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد متکلم کا غرض سے نکلنا ہے سوسرے غرض کی طرف مناسبت کی وجہ سے اور پھر وہ اس کو مکمل کرنے کے لوٹتا ہے۔

و انا انس لا نرى القتل سبة اذا ما رايته عامر و سلول
يقرب حب الموت آجالنا لنا و تكرهه آجالهم فتطول
و ما مات منا سيد حتف انفه و لا طل منا حيث كان قتيل

قصیدے کو فخر کے لیے چلایا گیا تھا لیکن شاعر اس سے عامر اور سلول کی برائی بیان کرنے کی طرف نکل گیا اور بعد میں لوٹ آیا۔

۷)افتنان کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس ے مراد یہ ہے کہ یہ دو مختلف فنوں کو جمع کرنا ہے

اصبر يزيد فقد فارقت ذا ثقة واشكر حباء الذى بالملک اصفاک
لا رزء اصبح فى الاقوام نعلمه كما رزئت و لا عقنى كعقباک

۸)الجمع کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد ایک حکم میں متعدد چیزوں کو جمع کرنا ہے۔

ان الشباب و الفراغ و الجدة مفسدة للمرء اى مفسدة

۹)التفریق کی تعریف بیان کریں؟

ج)اس سے مراد ایک ہی نوع کی دو چیزوں میں فرق کیا جائے۔

ما نوال الغمام وقت ربیع　　　كنوال الامير يوم سخاء
فنوال الامير بدرة عين　　　و نوال الغمام قطرة ماء

۱۰)الطی والنشر کی تعریف بیان کریں؟

ج)اس سے مراد متعدد چیزیں تفصیل یا اجمال کے ساتھ ذکر کرنا ہے اور پھر ان متعدد چیزوں کے غیر معین مناسبات کو ذکر کرنا ہے۔(سامع کے فہم پر اعتماد کرتے ہوئے۔

جَعَلَ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُواْ وَ لِيَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهِ

سکون رات کی طرف لوٹنے والا ہے اور فضل تلاش کرنا دن کی طرف لوٹنے والا ہے۔

۱۱)ارسال المثل اور کلام الجامع کی تعریف بیان کریں؟

ج)اس سے مراد یہ ہے کہ ایک ایسا کلام کو لایا جو صلاحیت رکھتا ہو کہ اس کی مثال کثیر جگہوں پر ذکر کی جائیں۔

۱۲)ارسال المثل اور کلام الجامع میں فرق بیان کریں؟

ج)**ارسال المثل اور کلام الجامع میں فرق:**

ارسال المثل یہ شعر کا بعض حصہ ہے۔	ليس التكحل فى العينين كالكحل
کلام الجامع یہ مکمل شعر ہے۔	اذا جاء موسى و القى العصا فقد بطل السحر و الساحر

۱۳) مغایرہ کی تعریف بیان کریں؟

ج)اس سے مراد کسی چیز کی مذمت بیان کرنے کے بعد اس کی مدح بیان کرنا یا پھر بیان کردہ کا عکس کرنا ہے۔

شاعر کا دینار کی مدح کرنا　　　اس کی مذمت بیان کرنے کے بعد

اكرم به اصفر راقت صفرته　　　تبا له من خادع مماذق

۱۴) حسن التعلیل کی تعریف بیان کریں؟

ج)اس سے مراد کسی وصف کے لیے غیر حقیقی علت کا دعوی کیا جائے جس میں دوری ہو۔

لو لم تكن نية الجوزاء خدمته　　　لما رايت عليها عقد منتطق

۱۵) ائتلاف اللفظ مع المعنی کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد لفظ کو اس کے موافق معنی میں لانا ہے۔

جیسے کہ غزل کے لیے نرم عبارت اور پتلے کلمات لائے جاتے ہیں۔

لم یطل لیلی ولکن لم انم　　　ونفی عنی الکری طیف الم

طویل سوالات

۱) طباق اور اس کی اقسام کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد دو متقابل معنی کو جمع کرنا ہے۔

وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظاً و هُمْ رُقُوْدٌ

اس کی اقسام:

مقابلہ: اس سے مراد دو یا دو سے زائد معنی لانا پھر ترتیب سے ان کا مقابل ذکر کرنا۔

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلاً وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْراً

تدبیج:

کلام میں رنگوں کے الفاظوں کا ایک دوسرے کے مقابل ذکر کرنا۔

تردی ثیاب الموت حمرا فما اتی　　　لھا اللیل الا و ھی من سندس خضر

۲) الادماج اور اس کی اقسام کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد یہ ہے کہ کلام کو ایک معنی کے لیے چلایا گیا ہو اور وہ دوسرے معنی کو بھی شامل کرتا ہو۔

اقلب فیہ اجفانی کانی　　　اعد بھا علی الدھر الذنوبا

اس کی اقسام:

استتباع: اس سے مراد ایک چیز کی اس طور پر مدح کرنا ہے کہ وہ دوسری چیز کی مدح کو شامل کرے۔

سمح البداھۃ لیس یمسک لفظہ　　　فکانما الفاظہ من مالہ

۳) التقسیم کی تعریف بیان کریں؟

ج) یہ یا تو کسی چیز کی اقسام کو مکمل بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

و اعلم علم الیوم و المس قبلہ　　　و لکنی علم ما فی غد عمی

یا پھر متعدد چیزوں کو ذکر کرنا اور پھر تعیین کے ساتھ ان کی طرف ان کے مناسات کو لوٹنا ہے۔

و لا یقیم علی ضیم یراد بہ　　　الا الاذلان عیر الحی و الوتد

ھذاعلی الخسف مربوط برمتہ　　　و ذا یشج فلا یرثی لہ احد

بلاغت سوالا جوابا

یا پھر متعدد چیزوں کے احوال کو اس طرح بیان کرنا کہ ان میں سے ہر چیز حال کی طرف منسوب ہو جو اس کے مناسب ہے۔

ساطلب حقی بالقناء و مشائخ كانهم من طول ما التثموا مرد

ثقال اذا لاقوا خفاف اذا دعوا كثير اذا شدوا قليل اذا عدوا

۴) مبالغہ اور اس کی اقسام کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد وصف کا شدت یا ضعف میں اس حد تک پہنچنے کا دعوی کرنا کہ اس کا وقوع بعید ہو یا پھر محال ہو۔

اس کی اقسام:

تبلیغ: جب اس کا وقوع عقلا اور عادۃ ممکن ہو۔

اذا ما سابقتها الريح فرت و القت فى يدالريح الترابا

اغراق: جب اس کا وقوع صرف عقلا ممکن ہو۔

و نكرم جارنا مادام فينا و نتبعه الكرامة حيث ما لا

غلو: اس کا وقوع عقلا اور عادۃ محال ہو۔

تكاد قسيه من غير رام تمكن فى قلوبهم النبالا

۵) تاکید المدح کی وضاحت بیان کریں؟

ج) مدح کی تاکید کرنا ایسے الفاظوں کے ساتھ جو مذمت کے مشابہ ہوں۔

اس کی دو اقسام ہیں:

صفت مدح میں منفی صفت ذم کے داخل ہونے کی وجہ سے صفت مدح کا منفی صفت ذم سے مستثنی کیا جائے۔

و لا عيب فيهم غير ان سيوفهم بهن فلول من قراع الكتائب

کسی چیز کے لیے صفت مدح کو ثابت کیا جائے اور پھر اس کے بعد ادات استثناء لایا جائے جو کے ساتھ دوسری صفت مدح ملی ہوئی ہو۔

فتى كملت اوصافه غير انه جواد فما يبقى على المال باقيا

۶) تاکید الذم کی وضاحت بیان کریں؟

ج) مذمت کی تاکید کرنا ایسے الفاظوں کے ساتھ جو مدح کے مشابہ ہوں۔

اس کی دو اقسام ہیں:

صفت ذم میں منفی صفت مدح کے داخل ہونے کی وجہ سے صفت ذم کا منفی صفت مدح سے مستثنی کیا جائے۔

فلان لا خير فيه الا انه يتصدق بما يسرق

کسی چیز کے لیے صفت ذم کو ثابت کیا جائے اور پھر اس کے بعد ادات استثناء لایا جائے جو کے ساتھ دوسری صفت مدح ذم ملی ہوئی ہو۔

هو الكلب الا ان فيه ملالة و سوء مراعاة و ما ذاك فى الكلب

۷) تجرید اور اس کی اقسام کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد ایک صفت والی چیز سے دوسری اس کے ہم مثل چیز نکالنا

یہ **مِنْ** کے ذریعے ہوتی ہے: لی من فلان صدیق حمیم

یا پھر **فی** کے ذریعے ہوتی ہے: لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ

یا پھر **باء** کے ذریعے ہوتی ہے: لئن سالت فلانا ،لتسئلن به البحر

یا پھر **انسان کا اپنے آپ کو بذات خود مخاطب** کرنے کے ذریعے ہوتی ہے:

لا خيل عند ک تهديها و لا مال فليسعد النطق ان لم تسعد الحال

یا پھر **ان سب کے بغیر** بھی ہوتا ہے کے ذریعے ہوتی ہے:

فلئن بقيت لارحلن لغزوة تحوی الغنائم او يموت كريم

محسنات اللفظيہ

مختصر سوالات

۱) تشابہ الاطراف کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد ایک جملے یا شعر کے اخر کو دوسرے جملے یا شعر کا شروع بنانا ہے۔

فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ

اس میں ایک جملے کا آخر مصباح سے ہوا تو دوسرے جملے کا شروع مصباح سے ہوا اسی طرح ایک جملے کا آخر زجاجہ سے ہوا تو دوسرے جملے کا شروع زجاجہ سے ہوا

۲) قلب کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد لفظ کو سیدھا اور الٹا دونوں طرح پڑھا جائے۔

كن كما امكنک

۳) عکس کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد کلام میں ایک جز کو مقدم کیا جائے اور اس کا عکس کیا جائے (یعنی اس مقدم والے جز کو مؤخر کیا جائے)۔

قول الامام امام القول (بڑوں کی باتیں بڑی ہی ہوتی ہیں)

اس میں دونوں جملے ایک جیسے ہی ہیں لیکن مقدم اور مؤخر کا فرق ہے

۴) تشریع کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد ایک ایسا دو قافیوں والا شعر بنانا کہ اگر اس کے بعض کو حذف کر دیا جائے تو باقی شعر مفید ہو۔

یا ایھا الملک الذی **عم الوری** ما فی الکرام لہ نظیر **ینظر**
لو کان مثلک آخر **فی عصرنا** ما کان فی الدنیا فقیر **معسر**

اگر ہم ان کا آخر کو حذف بھی کر دیں تو بھی یہ اشعار مفید رہیں گے۔

۵) مواربۃ کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد متکلم اپنے کلام کو اس طرح ممکن بنائے کہ وہ اس کا معنی تبدیل کرے حرف ایک حرکت یا ان کے علاوہ کو تبدیل کرنے کے ساتھ تاکہ وہ گرفت سے بچ سکے۔(ایک شاعر نے خلیفہ کے سامنے کچھ یوں شعر کہے)

لقد ضاع شعری علی بابکم کما ضاع عقد علی خالصۃ

پھر جب خلیفہ اس کے اس شعر پر بگڑا تو اس نے بچنے کے لیے دوبارہ یہی شعر کچھ یوں کہے

لقد ضاء شعری علی بابکم کما ضاء عقد علی خالصۃ

۶) ائتلاف اللفظ مع اللفظ کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد عبارت کے الفاظ مانوس استعمال یا غریب الاستعمال ہونے کی حیثیت سے ایک ہی جنس کے ہوں۔

تَاللهِ تَفْتَاَ تَذْكُرُ يُوْسُفُ

اس میں تاء لائے جو کہ احرف القسم میں سے سب سے زیادہ غریب ہے۔ تو اس ہی کی مناسبت سے ہم تفتا لائے کو کہ افعال ناقصہ میں سب سے زیادہ غریب ہے۔

طویل سوالات

۱) الجناس اور اس کی اقسام کی تعریف بیان کریں؟

ج) الجناس:

اس سے مراد لفظ کا صرف بولنے میں ایک جیسا ہونا معنی میں نہیں۔

اس کی دو اقسام ہیں: جناس تام جناس غیر تام

جناس تام:

وہ جناس ہے جس کے حروف ھیئت، نوع، عدد اور ترتیب میں متفق ہوں۔

اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

جناس متماثل:

وہ جناس تام جس میں دو لفظوں کے درمیان مشابہت ایک ہی نوع سے ہو۔

لم تلق غیرک انسانا یالد بہ فلا برحت لعین الدھر انسانا

اس شعر میں انسان دو مقام پر استعمال ہوا لیکن پہلی جگہ اس کے معنی انسان ہی ہے اور دوسری جگہ اس سے مراد انکھوں کی پتلی ہے۔

جناس مستوفی:

وہ جناس تام جس میں دو لفظوں کے درمیان مشابہت دو نوعوں سے ہو۔

فدار ھم ما دمت فی دار ھم و ارضھم لادمت فی ارضھم

اس میں پہلہ دار ھم اور پہلہ ارضھم یہ فعل ہے اور دوسرا والے اسم ہیں کیونکہ ان پر حرف جر داخل ہوا ہے۔

جناس تشابہ:

وہ جناس تام جس میں دو لفظوں کے درمیان مشابہت ان میں سے ایک مرکب ہو اور دوسرا مفرد اور وہ دونوں تحریر (لکھنے) میں متفق ہوں۔

اذا مالک لم یکن ذا ھبۃ فدعہ ف دفولتہ ذاہبۃ

اس میں پہلہ ذا ھبۃ یہ مرکب ہے اور دوسرا والا اسم فاعل کا صیغہ ہے۔

جناس مفروق:

وہ جناس تام جس میں دو لفظوں کے درمیان مشابہت ان میں سے ایک مرکب ہو اور دوسرا مفرد اور وہ دونوں تحریر (لکھنے) میں متفق نہ ہوں۔

کلکم قد اخذ الجام و لا جام لنا
ما لاذی ضر مدیر الجام لو جاملنا

اس میں پہلہ جام لنا کا لکھنے کا انداز اور دوسرے کا انداز دونوں ایک دوسرے سے مختلیف ہیں۔

جناس غیر تام:

وہ جناس کو ھیئت، نوع، عدد یا ترتیب ان میں سے کسی ایک میں مختلیف ہو۔

اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

جناس محرف:

وہ جناس غیر تام جس کے الفاظ حروف کی ھیئت میں مختلیف ہوں۔

جبۃ البُرد جنۃ البَرد

اس میں پہلے والے برد کا اعراب مختلیف ہے دوسرے والے سے۔

جناس مطرف:

وہ جناس غیر تام جس کے شروع میں صرف حروف کے اعداد (تعداد) مختلیف ہوں۔

ان کان فراقنا مع الصبح بدا لا اسفر بعد ذلک صبح ابدا

اس میں بدا اور ابدا ان دونوں میں صرف حرف کی تعداد شروع میں مختلیف ہے۔

نوٹ: یہ شعر حاشیے میں ہے۔

جناس مذیل:

وہ جناس غیر تام جس کے آخر میں صرف حروف کے اعداد (تعداد) مختلیف ہوں۔

یمدون من اید عواص عواصم تصول باسیاف قواض قواضم

اس میں عواص اور عواصم، قواض اور قواضم ان دونوں میں صرف حرف کی تعداد آخر میں مختلیف ہے۔

جناس مضارع:

وہ جناس غیر تام جس میں دو ایسے حروف مختلیف ہوں جو مخرج میں دور نہ ہوں۔

ینھون اور ینئون

ان دونوں میں صرف ایک حرف مختلیف ہیں وہ بھی مخرج کے قریب ہیں۔

جناس لاحق:

وہ جناس غیر تام جس میں دو ایسے حروف مختلیف ہوں جو مخرج میں دور ہوں۔

وَ اِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ **لَشَھِیْدٌ** ہ وَ اِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ **لَشَدِیْدٌ**

ان دونوں میں صرف ایک حرف مختلیف ہیں وہ بھی مخرج کے قریب بھی نہیں ہیں۔

جناس قلب:

وہ جناس غیر تام جو صرف حروف کی ترتیب میں مختلیف ہوں۔

نیل اور لین

ان دونوں کلمات میں صرف ترتیب مختلیف ہیں۔

۲) التصدیر (رد العجز علی الصدر) کی تعریف بیان کریں؟

ج) اس سے مراد نثر میں دو مکرر الفاظ یا دو ہم جنس الفاظ یا وہ الفاظ کو اشتقاق یا شبہ اشتقاق کے اعتبار سے ملے ہوئے ہوں ان کا پہلہ جملے کے شروع میں ہونا اور دوسرا جملے کے آخر میں ہو اور نظم میں یہ ایک شعر کے آخر میں ہو اور دوسرا مصرع کے شروع میں۔

مکرر الفاظ:

تَخْشَی النَّاسَ وَ اللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ **تَخْشَاہُ**

بلاغت سوالا جوابا

ہم جنس الفاظ :

سائل الئیم یرجع و دمعہ سائل

اس میں پہلہ والا سوال سے ہے اور دوسرا والا سیلان سے ہے۔

وہ الفاظ کو اشتقاق کے اعتبار سے ملے ہوئے ہوں :

اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہُ کَانَ **غَفّاراً**

یہ دونوں غفر سے مشتق ہیں۔

وہ الفاظ کو شبہ اشتقاق کے اعتبار سے ملے ہوئے ہوں :

قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِکُمْ مِنِ **الْقَالِیْنَ**

نظم :

سریع الی ابن العم یلطم وجھہ　　　و لیس الی دعی الندی **بسریع**

۳)السجع کی تعریف بیان کریں؟

ج)اس سے مراد دو جملوں کا آخری حرف میں متفق ہونا ہے۔

اس کی ۳ اقسام ہیں :

سجع مطرف:

اس سے مراد وہ سجع جس میں دو جملے وزن میں مختلیف ہوں۔

الانسان **بآدابہ** لا بزیۃ و **ثیابہ**

اس میں جن کے آخر کا حروف ایک جیسا ہے وہ دونوں وزن میں ایک جیسے نہیں ہیں۔

سجع متواز :

اس سے مراد وہ سجع جس میں دو جملے وزن میں متفق ہوں۔

المرء **بعلمہ** وادبہ لا بحسبہ و **نسبہ**

یہ دونوں حروف وزن میں ایک جیسے ہیں۔

سجع مرصع :

اس سے مراد وہ سجع جس میں دو پورے شعر یا ان کے اکثر الفاظ وزن اور قافیہ بندی میں متفق ہوں۔

یطبع الاسجاع بجواھر لفظہ　　　و یقرع الاسماع بزواجر وعظہ

اس میں دونوں اشعار کا وزن اور قافیہ بندی ایک جیسی ہی ہے۔

الخاتمہ

مختصر سوالات

۱) اقتباس سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد ہے کہ کلام میں قرآن و حدیث سے کوئی چیز شامل کرنا ہے اور وہ وہاں بطور قرآن و حدیث واقع نہ ہو، اور اس چیز میں کچھ تبدیلی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قد کان ما خفت ان یکونا　　　انا الی اللہ راجعونا

یہ قرآن (آخری کلام اللہ) کی اس آیت سے لیا گیا ہے۔

۲) تضمین (ایداع) سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد ہے کہ شعر میں کوئی چیز دوسرے کے شعر سے اس (چیز) پر تنبیہ کرنے کے ساتھ شامل کرنا ہے

اذا صاق صدری و خفت العدا　　　تمثلت بیتا بحالی یلیق
فباللہ ابلغ مارتجی　　　و باللہ ادفع مالا اطیق

یہاں شاعر نے تمثلت سے دوسرے شعر کی طرف تنبیہ کی ہے۔

۳) تلمیح سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد یہ ہے کہ متکلم اپنے کلام میں ایک آیت یا حدیث یا کسی مشہور کلام یا کہاوت یا قصہ ذکر کرے۔

لعمرو مع الرمضاء و النار تلتظی　　　ارق و احفی منک فی ساعد الکرب

اس میں اس مشہور کلام کی طرف اشارہ ہے:

المستجیر بعمرو عند قربتہ　　　کالمستجیر من الرمضاء بالنار

۴) حسن الابتداء سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد یہ ہے کہ متکلم اپنے کلام کی ابتداء شرین الفاظ اچھے اسلوب اور صحیح معنی سے کرے اور جب مقصود لطیف اشارے پر مشتمل ہو تو اسے براعۃ الاستھال کہتے ہیں۔

المجد عوفی اذ عوفیت و الکرم　　　و زال عنک الی اعدائک لسقم

۵) حسن التخلص سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد یہ ہے کہ دو چیزوں کے درمیان مناسبت کے ساتھ مقصود کی طرف اس چیز سے منتقل ہونا جس چیز سے کلام کو شروع کیا جائے۔

دعت النوی بفراقھم فتشتتوا　　　و قضی الزمان بینھم وفبددوا
دھر ذمیم حالتین فما بہ　　　شیء سوٰی جود بن ارتق یحمد

۶) براعۃ الطلب سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد یہ ہے کہ طالب اشارہ کرے اس چیز کی طرف جو اس کے دل میں ہے لیکن وہ طلب کی وضاحت نہ کرے

و فی لنفس حاجات و فیک طائۃ   سکوتی کلام عندھا خطاب

اس شعر میں شاعر نے اپنی دل کی طلب کو واضح نہیں کیا۔

۷) حسن الانتھاء سے کیا مراد ہے؟

ج) اس سے مراد یہ ہے کہ متکلم اپنے کلام کی انتہاء شرین الفاظ اچھے اسلوب اور صحیح معنی سے کرے اور جب وہ انتہاء کے اشارے پر مشتمل ہو تو اسے براعۃ المقطع کہتے ہیں۔

بقیت بقی الدھر یا کھف اھلہ   و ھذا دعاء للبریۃ شامل

طویل سوالات

۱) سرقۃ الکلام اور اس کی اقسام کی وضاحت کریں؟

ج) اس سے مراد یہ ہے کہ شاعر یا ناثر کا اپنے علاوہ کا کچھ حصہ بغیر تبدیلی کے لینا۔

جیسے عبداللہ بن الزبیر نے معن کا لیا:

اذا انت لم تنصف اخاک وجدتہ   علی طرف الحجران ان کن یعقل
و یرکب حد السیف من ان تضیمہ   اذ لم یکن عن شفرۃ السیف مزحل

مسخ و انتحال:

اس سے مراد یہ ہے کہ شاعر اس حصہ کو مترادف سے تبدیل کر دیا جائے۔

دع المکارم لا ترحل لبغیتھا   و اقعد فانک انت الطاعم الکاسی
ذر الماثر ل تذھب لمطلبھا   واجلس فانک انت الآکل الابس

سرقہ کی ایک اور قسم:

اس سے مراد یہ ہے کہ شاعر اس حصہ کو متضاد سے تبدیل کر دیا جائے نظم کی ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے۔

نیض الوجوہ کریمۃ احسابھم   شم الالوف من الطرز الاول
سود الوجوہ لئیمۃ احسابھم   فطس الالوف من الطرز الخر

اغارہ و مسخ:

اس سے مراد یہ ہے کہ شاعر معنی کو لے لے اور لفظ تبدیل کر دے اس طرح کہ دوسرا کلام پہلے کے کم تر ہو یا برابر ہو۔

ھیھات لا یاتی الزمان بمثلہ   ان الزمان بمثلہ لبخیل
اعدی الزمان سخاوۃ فسخا بہ   و لقد یکون بہ الزمان بخیلا

اس میں دوسرا مصرع پہلے سے لیا گیا ہے جو کہ پہلے سے ادنی ہے۔

المام و سلخ:

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ شاعر اکیلے معنی کو لے لے اس طرح کہ کلام ثانی کلام اول سے ادنی ہو۔

والصبر یحمد فی مواطن کلها　　　الا علیک فانہ لا یحمد

و قد کان یدعی لبس الصبر حازم　　　و اصبح یدعی حازم حین یجذع

۲) عقد و حل کی وضاحت کریں؟

ج) اس سے مراد یہ ہے کہ نظم کو نثر کر دیا جائے یا نثر کو نظم کر دیا جائے۔

نظم کو نثر کر دینا:

والظلم من شیم النفس کان تجد　　　ذا علۃ فلعلۃ لا یظلم

الظلم من طباع النفس،و انما یصدها وعنہ احدی علتین، دینۃ و هی خوف المعاد و دنیویۃ، وهی خوف العقاب الدنیوی

نثر کو نظم کر دینا:

العیادة سنۃ ماجور مکرمۃ ماثورة، و مع هذا فنحن المرضی،و نحن العواد،و کل وداد لا یدوم ف لیس بوداد

اذا مرضنا اتیناکم نعودکم　　　و تذنبون فناتیکم و نعتذر

بلاغت سوالا جوابا